ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۳/اپریل ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۵

۱۹/محرم الحرام ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۱۳/شہادت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

نرمی زینت عطا کرتی ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"کسی چیز میں جتنی نرمی ہو وہ اتنی ہی اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتی ہے۔ اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے"۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الرفق)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے

تَوّاب ان کو کہا جاتا ہے جو بکلی خدا کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور مُتَطَہِّر وہ ہوتے ہیں کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہیں

"یادر کھو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیّب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کر لے اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ باتیں میں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں قادیان میں آئے ہو ایسا نہ ہو کہ پھر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں، معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾(التحریم:۹)۔ سو انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہوتی جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہوتی جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے۔ اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلائشوں کا گند اس سے دھویا جاتا ہے جیسے آگے فرمایا ﴿عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ﴾(التحریم:۹)۔ کیونکہ توبہ میں ایک خاصیت ہے کہ گزشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک اور جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ﴾(البقرة:۲۲۳)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو توّاب ہوتے ہیں اور ایک مُتَطَہِّر ہوتے ہیں۔ توّاب اُن کو کہا جاتا ہے جو بکلی خدا کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور مُتَطَہِّر وہ ہوتے ہیں کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہیں اور ان کے دل میں ایک کیڑ سی لگی رہتی ہے کہ کسی طرح سے اُن آلائشوں سے پاک ہو جاویں اور نفس امّارہ کے جذبات پر ہر طرح سے غالب آکر زکی النفس بن جاویں"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۷۳ تا ۷۴)

انسان میں بدترین خُلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہے۔

اپنی صحت کے ایام میں بیماری کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھنا یہ توکّل کے خلاف نہیں ہے۔

عہدہ کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے۔ یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جا سکتا ہے۔

جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں سامنے آجاتی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء)

لندن (۳۰/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۹۷ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج کے خطبہ کا موضوع حرص و ہوا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ انسان دنیا میں خوب ایک دوسرے سے چیزیں چھیننے اور حرص و ہوا میں مصروف ہو جاتا ہے اور موت کا خیال نہیں کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موضوع پر آنحضرت ﷺ کی احادیث پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی حرص و ہوا باقی رہتی ہے۔ یعنی بڑھاپے کے باوجود کوشش کرتا ہے کہ جتنی چھینا جھپٹی کر سکتا ہے کر لے۔ ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس اگر سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اور اس کے مونہہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز بھر نہیں سکتی۔ اور اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو بھوکے بھیڑئے جنہیں بھیڑوں پر چھوڑ دیا جائے وہ ان بھیڑوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا مال اور عزت کی حرص کسی انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی طرح حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ انسان میں بدترین خلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دراصل کمی کے خوف سے ہی حرص پیدا ہوتی ہے اور بزدلی اس بات کی ہے کہ خدا نے جو کچھ ہمیں دیا ہے کہیں وہ ختم نہ ہو جائے۔ خوفناک حرص اور بزدلی ایک دوسرے کی دوست ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ کسی بندے کے اندر خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں خدا پر ایمان اور حرص جمع ہو سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اپنی صحت کے ایام میں بیماری کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھنا یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت یوسفؑ کی بھی یہی سنت تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں سکھائی گئی تھی کہ اچھے وقت میں بُرے وقت کے لئے کچھ بچا کر رکھ۔ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عہدے کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت میں بھی یہی طریق ہے کوئی شخص خود اپنے آپ کو ووٹ نہیں دے سکتا۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی اس موضوع پر پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ تم عنقریب جان لو گے کہ دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں۔ اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ وہ جو دنیا پر کتوں، گدھوں اور چیونٹیوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں بھی پا سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جا سکتا ہے۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں سامنے آجاتی ہیں۔ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی۔

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁

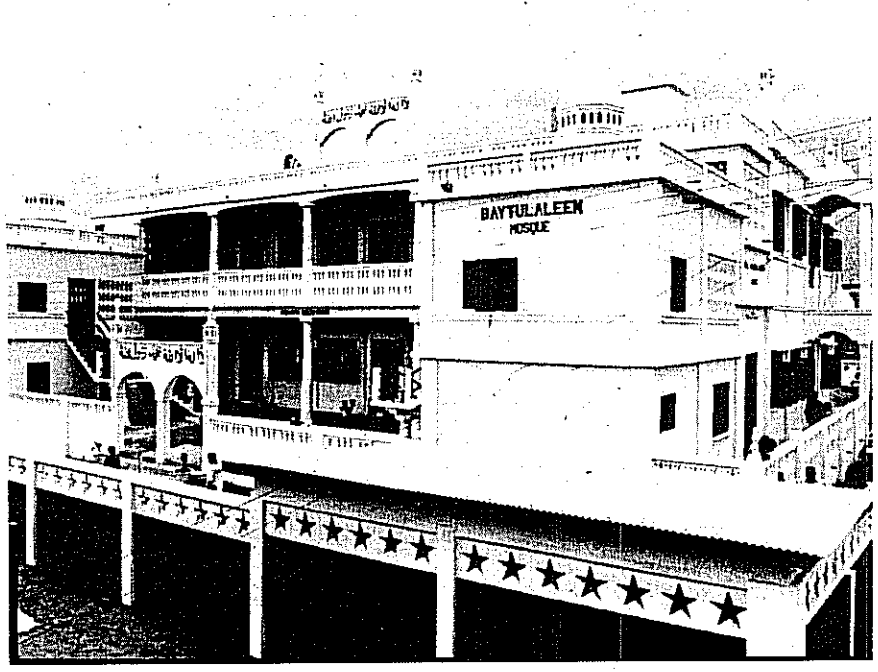

گھانا (مغربی افریقہ) میں ابورا (Abura) کے مقام پر تعمیر شدہ خوبصورت مسجد بیت العلیم

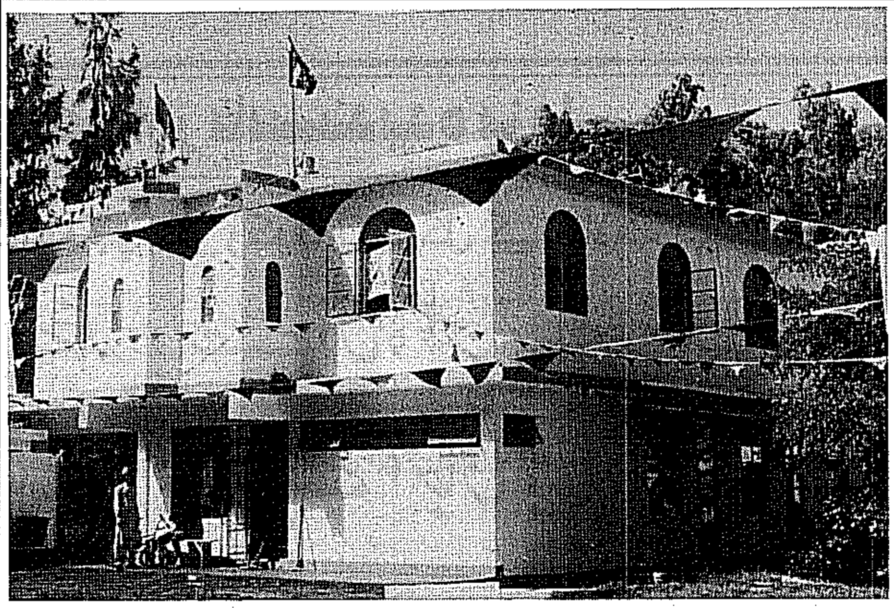

جزیرہ روڈرگ میں جماعت کو نیا تعلیمی مرکز اور مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے
نئے مرکز کے افتتاح کے موقع کی ایک تصویر

جو شخص اپنا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کر دیتا ہے وہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔ (حضرت مصلح موعودؓ)

نغمۂ وحدت

بہار باغ و چمن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
نکھار سرو و سمن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

تمام ارض و سماء میں ہے روشنی اس سے
ہے مہر حق کی کرن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

یہی ہے جس کی اذانوں سے گونج اٹھتے ہیں
یہ کوہسار و دمَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

مٹایا ظلمتِ باطل کو آن واحد میں
ہوا جو جلوہ فگن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

سکون قلب میسر ہو لاجرم اس سے
علاج رنج و مِحَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

حصولِ خیر کا موجب نجات کا باعث
شفائے روح و بدن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

وہ آفتاب رسالت محمدؐ عربی
شہِ زمین و زمَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

کسی کا حسن مری آنکھ میں نہیں جچتا
فقط ہے اُس کی لگن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

بروز حشر بما آنکہ باوفا باشد
رسید مژدہ بمن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

وہ جس کے ذکر سے ہیں بالیقیں جلا پاتے
دماغ و کام و دہن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

خدا کے فضل و کرم کا مدام وارث ہو
مرا عزیز وطن ۔ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

ہے شادؔ نذر عقیدت یہ ''نغمۂ وحدت''
برنگ شعر و سخن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

(محمد ابراہیم شادؔ)

کل رات جو دیکھی تھی عجب رؤیا تو میں رویا
وہ مجھ سے گلے مل کے جو رویا تو میں رویا
میں نے جو مسافر کی تھکن گود میں رکھ لی
اُس نے میرے دامن کو بھگویا تو میں رویا
موتی تیری یادوں کے جو بکھرے تو ہنسی آئی
پلکوں سے جو یادوں کو پرویا تو میں رویا
کٹیا کی تو قسمت میں تھا بارش سے گلے ملنا
سیلاب نے بستی کو ڈبویا تو میں رویا
اظہار نے رستہ تو بنانا تھا بہ ہر طور
وا ہو نہ سکے جب لب گویا تو میں رویا
بے چینی مقدر میں لکھی تھی میرے قدسیؔ
جب میری طرح وہ بھی نہ سویا تو میں رویا

(عبدالکریم قدسیؔ)

گجرات (بھارت) کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے

جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات

(رپورٹ: محمد نسیم خان۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و امیر قافلہ ریلیف گجرات)

26 جنوری 2001ء کی صبح بھارت کے صوبہ گجرات کے لئے نہایت ہی خوفناک ثابت ہوئی جبکہ وہاں ٹھیک 8:52 بجے نہایت شدید زلزلہ آیا جس نے نہ صرف پورے بھارت کو جھنجھوڑ دیا بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش، اور جاپان تک اس کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ماہرین نے اسے Rector Scale پر 8.1 جانچا ہے۔ اس زلزلہ کے بعد جب ہم نے T.V اور Radio سے خبریں سننے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ گجرات کے ساحلی علاقوں میں اس زلزلے نے قیامت برپا کر دی ہے جہاں ایک لاکھ سے زائد لوگ ہلاک اور بے شمار بستیاں اور شہر ویران ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عجیب کرشمہ ہے کسی احمدی کا جانی نقصان نہیں ہوا۔

جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کا جب بھی کوئی موقعہ ہاتھ آیا ہے اسے جانے نہیں دیا اور بلا امتیاز مذہب و ملت، رنگ و نسل مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کی۔ خواہ وہ لاتور کا زلزلہ ہو یا اڑیسہ کا سائیکلون یا بنگال و آسام کا سیلاب یا بمبئی اور بہار کے فسادات میں اجڑے ہوئے گھروں کی آبادی نو کا کام۔ بوسنیا، ترکی، کوسوو، جاپان اور براعظم افریقہ کی سرزمین بھی جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کی شہادت دے رہی ہے۔ چنانچہ اس بار بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور ہدایت کی روشنی میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے 23 اراکین پر مشتمل ٹیم گجرات ریلیف کیلئے تشکیل فرمائی جن میں دو ماہر ڈاکٹر صاحبان بھی شامل تھے۔

مورخہ یکم فروری کو صبح گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس قافلہ کو گجرات کے لئے رخصت فرمایا جو دو جیپ، ایک ایمبولینس اور ایک ٹرک پر روانہ ہوا۔ ریلیف کے لئے ضروری اشیاء اور ادویات ساتھ تھیں۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے از راہ شفقت اس قافلہ کا امیر خاکسار محمد نسیم خان (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت) کو مقرر فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ چار دن کی مسافت کے بعد مورخہ 4 فروری کو یہ قافلہ ضلع "کچھ" کے شہر بھج پہنچا۔ سب سے پہلے ضلع کچھ کے D.C صاحب سے ملاقات کی اور ان کی ہدایت کے مطابق بھج سے 70 کلو میٹر دور نہایت ہی پسماندہ علاقہ khawda پہنچ کر اسی دن سے ریلیف کے کام کا آغاز کر دیا۔ ہم سے پہلے اس علاقہ میں کسی نے بھی ریلیف نہیں پہنچائی تھی اور یہ ہمارا پہلا قافلہ تھا جو ان تک ریلیف لے کر پہنچا۔ سوامی ناتھن نامی ایک تنظیم وہاں ضرور کام کر رہی تھی لیکن وہ صرف اپنے فرقے کے لوگوں کا ہی خیال رکھ رہی تھی۔ کھاوڑا پہنچ کر ہم نے khawda police station کے انچارج مسٹر رانا صاحب سے رابطہ کیا انہوں نے ہمارے کیمپ کے لئے جگہ الاٹ فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

کھاوڑا ایک قصبہ کا نام ہے جس کے مضافات میں 80 گاؤں آباد ہیں۔ یہ 90% مسلم اکثریت والا علاقہ ہے۔ یہاں سو فیصدی مکان تباہ ہو گئے ہیں۔ اور لوگ کھلے آسمان کے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کھاوڑا پاکستان بارڈر پر ہے اور زبان اور کلچر سندھی ہے۔ غریب ہونے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہتے ہیں، جب زلزلہ آیا تو لوگ بآسانی باہر آگئے اور بہ نسبت دوسری جگہ کے یہاں کم اموات ہوئیں لیکن معیشت بری طرح سے تباہ ہو گئی۔ تین سال سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے حکومت نے پہلے ہی اس علاقے کو قحط زدہ علاقہ Declare کیا ہوا ہے، اوپر سے اس بھیانک زلزلہ نے ان کا کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ یہاں کے مقامی مسلمان قانع، خوددار اور نمازی ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہیں۔ جب اس علاقہ کے مسلمانوں کو اطلاع ہوئی کہ ایک مسلم تنظیم انکی مدد کے لئے آئی ہے تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ کھاوڑا کے مضافات سے ہر خاص و عام مسلمان ہمیں ملنے کے لئے آتے اور کہتے کہ ہم فخر محسوس کر رہے ہیں کہ کوئی مسلم تنظیم ہماری خبر گیری کے لئے تو آئی۔ انھوں نے ہمارے خیمے نصب کئے اور پانی اور بجلی اور ایندھن وغیرہ کے انتظامات میں بھرپور تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ہمارے کیمپ میں 4 فروری کی شام سے لنگر جاری کر دیا گیا تھا جہاں پر ہر مذہب اور قوم کے لوگوں کے لئے صبح سے رات تک کھانے کا انتظام تھا۔ یہ لنگر Humanity First U.K کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔

بعد ازاں لوکل انتظامیہ سے علاقہ کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے یہ طے کیا گیا کہ متاثرین کو فوری طور پر ریلیف گاؤں گاؤں جا کر دی جائے۔ چنانچہ مورخہ 5 فروری سے روزانہ ایک ترتیب کے ساتھ گاؤں گاؤں جا کر ریلیف کا سامان لوگوں تک پہنچانے کا کام شروع کیا گیا۔ ہر روز شام کو اگلے دن کی ڈیوٹی مرتب کر دی جاتی تھی جس کے مطابق خدام کام کرتے تھے۔ ایک دن پہلے ہی ریلیف کا سامان Bags میں Pack کر دیا جاتا اور رات میں ٹرک پر Load بھی کر دیا جاتا تھا۔ اگلے دن بعد ناشتہ مقررہ گاؤں پہنچ کر ہر گھر سے ایک فرد کو بلا کر ان کی فیملی ممبران کے حساب سے ہر ایک فیملی کو کم از کم دس دن کا راشن چاول، دال، چینی، چائے کی پتی کے علاوہ صابن، پلاسٹک ترپال یا ٹینٹ، کمبل، سوئٹر وغیرہ اشیاء ریلیف کے طور پر دی جاتی تھیں۔ اگر کوئی معذور یا بیوہ ہو تو ان کے گھر تک ہمارے خدام خود سامان پہنچاتے تھے اور گاؤں چھوڑنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لی جاتی تھی کہ کوئی ایک بھی فیملی ایسی نہ رہ جائے جس کو ریلیف نہ ملی ہو اس طرح 34 گاؤں میں مکمل طور پر ریلیف پہنچائی گئی۔ علاوہ ازیں کیمپ میں بھی آنے والے متاثرین کو ان کی لوکل انتظامیہ کی تصدیق پر ریلیف دی جاتی رہی۔ تقسیم ریلیف کا یہ سلسلہ 5 فروری سے 19 فروری تک جاری رہا۔ اس طرح کیمپ میں آکر ریلیف حاصل کرنے والے گاؤں کی تعداد 22 تھی۔ جبکہ:

☆ مجموعی طور پر کل 56 گاؤں میں ریلیف کا سامان دیا گیا۔

☆ کل 3505 فیملیز کو ریلیف دی گئی۔

☆ کس کے حساب سے مجموعی تعداد 20 ہزار سے زائد رہی جن تک ریلیف پہنچائی گئی۔

☆ جو سامان تقسیم کیا گیا اس کی مجموعی قیمت 35 لاکھ روپے ہے۔

کھاوڑا سے 150 کلو میٹر دور شہر گاندھی دھام سے ریلیف کا سامان خریدا جاتا تھا جس کے لئے کم از کم تین افراد پر مشتمل کمیٹی جاتی تھی۔ ریلیف کی تقسیم میں ایک مقامی اہل حدیث عالم مولانا ابو بکر صاحب (نائب امیر اہل حدیث جماعت علاقہ کچھ) اور مکرم یونس احمد صاحب آف کھاوڑا نے باوجود سخت مخالفت کے بہت تعاون کیا۔ اسی طرح روشنی و دیگر کاموں میں مکرم الیاس احمد صاحب آف کھاوڑا کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔

Medical Aid

اس علاقہ میں خوراک کی کمی کی وجہ سے اور مناسب علاج کی سہولت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق T.B. کے مریض بہت زیادہ ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس خوفناک بیماری کا شکار ہیں علاوہ ازیں آنکھ اور جلد کی بیماری بھی عام ہے۔ میڈیکل ٹیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک ٹیم موبائل تھی جو ریلیف تقسیم کرنے والی ٹیم کے ساتھ بذریعہ ایمبولینس گاؤں گاؤں جاتی تھی جبکہ دوسری ٹیم کیمپ میں آنے والے مریضوں کا علاج کرتی تھی۔ اسی طرح تیسری ہومیوپیتھک ٹیم تھی، جن کا کیمپ میں ہی الگ ٹینٹ لگایا گیا تھا۔ جہاں صبح سے شام تک مریضوں کی لائن لگی رہتی تھی Mobile Medical Team جس گاؤں میں پہنچتی وہاں پر بھی مریضوں کی بھیڑ لگ جاتی تھی۔ Medical Aid کی کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 19 فروری تک مریضوں کی مجموعی تعداد جن کا ہمارے ڈاکٹر صاحبان نے علاج کیا 29,000 تھی۔ علاج کروانے والوں میں عام شہریوں کے علاوہ فوج اور پولیس کے لوگ بھی شامل تھے کیونکہ زلزلہ کی وجہ سے ہسپتال اور میڈیکل اسٹورز تباہ ہو گئے تھے اس لئے ہمارا کیمپ ان کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔

لنگر:-

جس روز ہمارا قافلہ کھاوڑا پہنچا اسی دن سے باقاعدہ لنگر کا انتظام Humanity First UK کی طرف سے کر دیا گیا تھا۔ لنگر میں آکر کھانا کھانے والوں کی مجموعی تعداد 14,000 رہی، جس میں پولیس کا عملہ مقامی انجینئرز اور گورنمنٹ ملازم بھی تھے۔ قریب کی بستیوں کے غریب ہندو بھی روزانہ اس لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ لنگر کے لئے دو مقامی باورچی اور چند مقامی نوجوان روزانہ آکر ہمارے ساتھ کام کرتے تھے لیکن جب مخالفت بڑھ گئی اور ہمارا کام چھوڑنے کے لئے ان پر مولویوں کا دباؤ پڑا تو وہ بیچارے روتے ہوئے معذرت کر کے واپس چلے گئے۔ یہ مورخہ 14 فروری کی بات ہے۔ مولویوں نے بظاہر ہمارے لنگر کو بند کروانے کی بھرپور کوشش کی لیکن خدام نے ہمت دکھائی اور حسب سابق بغیر کسی رکاوٹ کے آخری دن تک لنگر بدستور جاری رکھا۔ الحمد للہ۔

مخالفت:-

جہاں پر ہمارا کیمپ تھا اور ہم کام کر رہے تھے وہاں سے نزدیک ترین شہر Bhuj ہے جو کہ 80 کلو میٹر پر ہے۔ ہمارا کیمپ بہت Interior اور پسماندہ علاقہ میں تھا۔ یہی وجہ ہے پریس رپورٹرز وہاں آتے ہی نہیں تھے۔ تباہی اس قدر وسیع علاقے میں ہوئی ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ پریس میڈیا سارا علاقہ کور کر سکے۔ اور نہ ہی ہمارے پاس اتنا وقت تھا کہ پریس میڈیا سے مل سکیں۔ پھر بھی بعض اخباروں نے ہمارے کیمپ کی خبریں شائع کیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

جیسے ہی یہ خبریں شائع ہوئیں بذاتِ مولوی حرکت میں آگئے اور ہم نے دیکھا کہ کبھی شہر 'سورت' سے کبھی 'احمد آباد' سے اور کبھی ممبئی سے آنے والے بڑی بڑی ڈاڑھیوں کے مالک مولوی گاڑیوں سے کھاوڑا (جہاں ہمارا کیمپ تھا) کا چکر لگانے لگے۔ جماعتِ اسلامی، اہلِ حدیث، جمیعتہ العلماء، دیوبندی سب ہمارے خلاف اکٹھے ہونے لگے۔ محلوں اور مسجدوں کے صحنوں میں انہوں نے جلسے کئے اور پورے علاقہ میں ہمارے خلاف زہر پھیلانے کی بھرپور کوشش کی۔ کھاوڑا قصبہ اور اس کے اردگرد گاؤں کے مسلمانوں کو ہمارا بائیکاٹ کرنے پر مجبور کیا۔ غریب لوگوں کو ہم سے ریلیف لینے اور علاج کروانے پر پابندی لگادی اور اپنے لئے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونے کی مہر ایک بار پھر ثبت کروالی۔ یہ مولوی ان بے چارے متاثرین کے کھانے، رہنے اور علاج و معالجہ کا انتظام تو کرنے سے رہے، کیونکہ یہ تو خود انہیں کے ٹکڑوں پر پلنے والی قوم ہے البتہ جو کر سکتے تھے اس میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بے گھر اور مفلوک الحال لوگوں کو سماجی مقاطعہ اور رشتہ و ناطہ ٹوٹنے کا خوف دلا کر "احمدیہ مسلم ریلیف کیمپ" میں آنے سے روکا اور یہ جھوٹا وعدہ کیا کہ ہمارا ریلیف کیمپ جلد لگنے والا ہے، سامان آرہا ہے، حتی کہ انہوں نے ان کو یہاں تک دھوکہ دیا کہ ان کے پاس جاکر ان کی فہرستیں مع کیفیت یہ کہہ کر تیار کیں کہ جیسے ہی ہمارے سامانوں سے بھرے ہوئے ٹرک آئیں گے آپ کے تمام نقصانات کی یکمشت ادائیگی کر دیں گے۔ لیکن اطلاعات کے مطابق تادمِ تحریر ان مولویوں نے ایک کوڑی کا سامان بھی ریلیف کے طور پر کسی کو نہیں دیا۔ ان مولویوں نے اخبارات میں پیسے دے کر جماعتِ احمدیہ کے خلاف اشتہار اور مضمون شائع کئے اور انتہا تو نہیں بلکہ احمدیہ مسلم ریلیف کیمپ میں حملہ کرنے کا بھی منصوبہ بنایا۔ لیکن انھیں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی شکست کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔

شروع میں تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ مولوی آج کل میں یہاں سے چلا جائے گا، لیکن جب ہم نے دیکھا کہ پانی سر سے اوپر آنے لگا ہے تو ہم نے ایک وفد کی صورت میں ضلع کچھ کے D.C. صاحب اور پولیس ہیڈ کوارٹر میں D.S.P. صاحب سے ملاقات کی اسی طرح حکومت کی خفیہ Agencies سے بھی رابطہ کیا۔ نتیجۃً انتظامیہ اور پولیس حرکت میں آئی اور ہمارے کیمپ میں پولیس کا حفاظتی پہرہ لگ گیا۔ شہر کھاوڑا میں بڑی تعداد میں پولیس تعینات کر دی گئی اور دوسری طرف سے پولیس نے ان مولویوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے موسم سازگار ہو گیا۔ اور مولوی الیاس دم دبا کر بھاگا کہ جب تک ہم وہاں رہے واپس آنے کا نام نہیں لیا۔ آنے والی ہر گاڑی کو پولیس چیک کرتی تھی۔ ہم نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ باوجود پردیسی ہونے کے اور مقامی طور پر وہاں ہماری کوئی جماعت نہ ہونے کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں بہت عزت بخشی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ ہمارے نوجوانوں نے خدمت کر کے نہ صرف یہ کہ عوام کا دل جیتا بلکہ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران تک بھی ہمارے نظم و ضبط اور بے لوث خدمت کو دیکھ کر دل سے ہمارا احترام کرتے تھے اور جب کبھی ہم ان کے پاس جاتے تو بڑی عزت کے ساتھ کرسیاں پیش کرتے تھے۔ پولیس، فوج، بجلی، واٹر سپلائی کے افسران روزانہ ہمارے کیمپ میں آکر ہماری خبر گیری کرتے تھے اور اپنی خدمات پیش کرتے اور ساتھ بیٹھ کر حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

مقامی لوگوں نے جب دیکھا کہ ان کے جھوٹے مولویوں کا اپنے مال سے لدے ہوئے ٹرک لے کر واپس آنا تو در کنار، وہ اپنا منہ تک نہیں دکھا رہے تو وہ لوگ تمام پابندیوں کو توڑتے ہوئے ہمارے کیمپ میں آئے اور معذرت کرتے ہوئے پھر سے ریلیف حاصل کرنے لگے۔ صبح سے شام تک ہمارے کیمپ میں ریلیف حاصل کرنے، علاج کروانے اور کھانا کھانے والوں کا مجمع لگا رہتا۔ الحمدللہ

عوام میں ہماری اس قدر مقبولیت دیکھ کر مولوی بہت بوکھلائے۔ بالآخر انھوں نے صوبہ گجرات کے کثیر الاشاعت گجراتی اخبار کچھ متر kachh-mitra کی 17 فروری کی اشاعت میں پیسے دے کر ہمارے خلاف جھوٹ اور فریب سے پُر اشتہار شائع کروایا کہ:-

"......ضلع کچھ کے کھاوڑا علاقہ میں احمدی جنہیں قادیانی اور مرزائی بھی کہتے ہیں گاؤں گاؤں ریلیف تقسیم کر رہے ہیں اور اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان سے دور رہیں اور ان سے ریلیف نہ لیں اور ان کا بائیکاٹ کریں کیونکہ یہ غیر مسلم ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وغیرہ......"

جس دن یہ خبر ہمارے خلاف شائع ہوئی اسی دن ہمارا ایک وفد "کچھ متر" اخبار کے ایڈیٹر سے ملا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس وفد میں Humanity First U.K کی طرف سے آنے والے تینوں نمائندگان بھی شامل تھے۔ جب وفد نے اخبار کے ایڈیٹر کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آپ نے اخباری اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پیسے کی لالچ میں آکر ایک ایسی تنظیم کے خلاف اشتہار شائع کیا ہے جو ایسے متاثرہ علاقے میں کام کر رہی ہے جہاں آج تک کوئی دوسری تنظیم نہیں پہنچی۔ آپ نے نہ صرف صحافت کے مقدس پیشہ کو داغدار کیا ہے بلکہ قومی منافرت پھیلانے میں آپ نے جھوٹے لوگوں کی مدد کی ہے اب ہم آپ کے خلاف عدالت میں جائیں گے۔ اس پر ایڈیٹر نے اپنے Advertising Department کے منیجر کو طلب کیا اور گجراتی زبان میں اس کو سخت سست کہا اور معذرت کے ساتھ غلطی کا اعتراف کیا اور ہم سے کہا کہ بتائیں کہ اس کا مداوا کیسے کیا جائے؟ ہم نے مطالبہ کیا کہ اسی اخبار کی کل کی اشاعت میں آپ اسی جگہ پر جہاں ہمارے خلاف اشتہار شائع ہوا ہے اس کی تردید شائع کریں اور اس کے لئے ہم آپ کو کوئی قیمت ادا نہیں کریں گے۔ وہ بڑی خوشی سے ہماری شرط مان گئے۔ تب ہماری درج ذیل تردید مذکورہ اخبار کے اگلے دن کی اشاعت میں اسی صفحہ پر اور انہیں کالموں میں شائع ہوئی جہاں ہمارے خلاف مولویوں نے پیسے دے کر جھوٹ شائع کروایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان مولویوں کا جھوٹ ہفتہ کی اشاعت میں چھپا تھا جبکہ ہماری تردید اگلے دن 18 فروری کو اتوار کی خصوصی اشاعت میں شائع ہوئی جس کی تعداد اشاعت دیگر اشاعتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ تردید کے الفاظ یہ تھے:-

"ہم مسلمان ہیں" جماعتِ احمدیہ کا بیان

"مورخہ 17 فروری 2001ء صفحہ 10 پر جو اشتہار احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف چھپا ہے اس کی وضاحت کے لئے لکھا جاتا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے ریلیف کیمپ کے امیر محمد نسیم خان صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں جو غیر مسلم لکھا گیا وہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارا کلمہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ ہمارا دین اسلام ہے اور ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ پانچوں نمازیں ہم پر فرض ہیں۔ رمضان کے روزے رکھنا ہم پر فرض ہے۔ زکوٰۃ ہم پر فرض ہے۔ جس پر حج واجب ہو اس کے لئے حج فرض ہے۔ ہمارا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود اگر کوئی ہمیں مسلمان نہ سمجھے تو یہ اس کا قصور ہے۔ ہم اس اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ ہمارے یہی عقائد ہیں جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔

اس وقت ہم صرف دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے اس علاقہ میں آئے ہیں اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی مقصد نہیں۔ اس لئے ہم سبھی مذاہب کے ماننے والوں اور سبھی اقوام سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مصیبت کے وقت میں صرف اور صرف انسانیت کی خدمت کریں اور دکھی عوام کو مذہب کے نام پر گمراہ کرنے والے مولوی ملاؤں سے ہوشیار ہیں جو ہمارے آپسی بھائی چارے اور ملکی اتحاد کو توڑنا چاہتے ہیں۔

مزید خط و کتابت کے لئے ہمارا پتہ یہ ہے:

ناظر نشر و اشاعت، محلہ احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب 143516۔

فون 01872-70749 فیکس 01872-70105

(روزنامہ کچھ متر گجراتی 18 فروری 2001ء)

اس تردید کا شائع ہونا تھا کہ پورے گجرات میں مولویوں کی مٹی پلید ہو گئی۔ انہیں اپنے منہ کی کھانی پڑی۔ دوسری طرف اس کے بعد Press Media کی توجہ بالخصوص ہماری طرف ہو گئی اور کئی اخبارات نے ہمارے کیمپ کی رپورٹیں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔

لندن سے ہیومینیٹی فرسٹ کے نمائندگان کی آمد:-

15 فروری کی شام مکرم ابراہیم نونن صاحب ڈائریکٹر ہیومینیٹی فرسٹ یو کے اور صدر خدام الاحمدیہ یو کے مع اپنے رفقاء مکرم شیخ نجیب الرحمٰن صاحب اور مکرم نصیر دین صاحب ممبئی پہنچے اور اگلے دن 16 فروری کو ہمارے camp میں پہنچے جہاں خدام نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ ہر سہ نمائندگان آتے ہی ہمارے ساتھ خدمت کے کاموں میں لگ گئے۔ ان تینوں مہمانوں کا خدام نے ہر ممکن خیال رکھا اور ان کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ اس ٹیم کے آنے کی وجہ سے خدام کے اندر خدمت کا ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا ہوا۔ تینوں نمائندگان نے ہماری بہت حوصلہ افزائی کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے بعض متاثرین کو نقدی کی صورت میں مکانات بنانے کیلئے ریلیف دی گئی اور اسی ادارے کی طرف سے 300 مزید Tents اس علاقہ میں بھجوائے جا رہے ہیں۔

بعض رفاہی اور سیاسی تنظیموں کے لیڈر ہمارے camp میں آتے تھے اور کہتے تھے کہ گاؤں گاؤں جاکر ہم نے اس علاقہ کا سروے کیا ہے تو لوگوں نے آپ کی بہت تعریف کی ہے اور ہر ایک یہی کہتا ہے کہ احمدیہ کیمپ والوں نے ہی صرف اب تک ہمیں ریلیف پہنچائی ہے۔ آپ کی اس طرح کی خدمت نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم آپ کے کیمپ میں آکر آپ سے ملیں۔ بعض ہندو تنظیموں کے لیڈر بھی ملنے آئے۔ 14 فروری کو مکرم وسیم احمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ و کانگریس لیڈر بھی ہمارے کیمپ میں تشریف لائے اور ہماری خدمت دیکھ کر جماعتِ احمدیہ کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

15 فروری کو دو معمر میاں بیوی ڈاکٹر انیتا صاحبہ اور وی ساگر صاحب جو گڑھوال میں ایک پرائیویٹ رفاہی ادارہ Society for Rural Development کے سیکرٹری ہیں ہمارے camp میں تشریف لائے۔ انھوں نے ہمارے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ

"......آپ لوگوں نے ہمارا سر اونچا کر دیا ہے۔ ہمیں تم پر فخر ہے۔ ہم اس علاقہ کے جس گاؤں میں گئے سب کی زبانوں سے احمدیہ ...... احمدیہ ...... ہی سنا۔ گاؤں گاؤں گھر گھر جاکر ہر ایک کو تم نے جو ریلیف پہنچائی ہے یہ بہت عظیم کام ہے جو تم نے سر انجام دیا ہے۔ ڈاکٹر انیتا صاحبہ جو کہ آبائی طور پر ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتی تھیں اور ہماری جماعت اور قادیان کو اچھی طرح جانتی تھیں جس کی وجہ سے

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جانثاری کے نمونے سیکھیں

خدا کرے کہ جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بلندمقام کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹ر مارچ ۲۰۰۱ء ۹ر امان ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز سے قبل فرمایا:

جمعۃ المبارک ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا دن ہے اور اسی دن کی نسبت سے آج جمعہ میں مَیں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذکر خیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اور خود آپؓ کے اپنے الفاظ میں جو آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمائے یہ میں ان دونوں حوالوں سے آج کا خطبہ آپ کی نذر کرتا ہوں۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مِنَ الْمُؤْ مِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْامَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِر. وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ (سورہ الاحزاب آیت ۲۴)

مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مقام کے بارہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ نشان آسمانی صفحہ ۴۶ پر درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامّت نُورِ دیں بُودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقین بُودے

(نشانِ آسمانی۔ صفحہ ۴۶)

کیا ہی اچھا ہو اگر اُمّت میں سے ہر ایک نورالدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو اگر ہر ایک دل اسی طرح جس طرح نورالدین کا دل یقین سے پُر تھا، یقین سے پُر ہو جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب وقت ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ اور آندھی تمہیں ہلا نہ سکے۔ بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں جنہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔ لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے۔ انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد میں سے تھے تو آپ کی دو نسبتیں ہیں ایک نسبتِ فاروقی بھی ہے جس کا آپ خود بھی بڑے محبت اور پیار سے ذکر کرتے ہیں اور ایک نسبت صدیقی ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کا صدیق بنایا تھا۔

"لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر شام کی طرف گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو راستہ میں آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی۔ وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا"۔ حضرت اقدس نے اس قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولانا نورالدین صاحب حکیم الامت ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اُٹھے"۔ یہ جو واقعہ ذکر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پورا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر سے واپس آئے تو ان کی لونڈی نے از راہ ترحّم ان کو مخاطب کر کے کہا کہ اوہو! اس کے دوست کو کیا ہو گیا ہے۔ نعوذبالله من ذالك آنحضرت ﷺ کے ذکر میں یہ کہا کہ اس بے چارے کو کیا ہو گیا ہے یعنی اس کے دماغ پہ اثر ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے میرے دوست کو۔ اس نے بتایا کہ اس نے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق سیدھا حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکر میری بات تو سن لو میں تمہیں دلیل دے کے سمجھا دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اصرار کیا ہرگز نہیں، میں کوئی دلیل سننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں ابو بکر یہ سچ ہے۔ اسی وقت آپ نے اپنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھا دیا اور کہا اگر آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے تو آپ سچے ہیں۔ یہ منہ ایسا نہیں جو کبھی جھوٹ بولے۔ پس یہ وہ واقعہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔

ابھی "حضرت اقدس نے اسی قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولوی نورالدین صاحب ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اٹھے اور کہا کہ میں اس وقت حاضر ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے حضور رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت صادق امام مسیح موعود اور مہدی معہود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گزرا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اسباب ایسے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس کو آداب نبوت کے خلاف سمجھا ہے کہ کبھی کوئی سوال اس قسم کا کروں۔ میں آپ کے حضور اقرار کرتا ہوں کہ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِكَ مَسِيْحًا وَّمَهْدِيًّا (الحکم جلد نمبر ۶ نمبر ۴۲۔ صفحہ ۱۔۲۔ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میرے مُحِبّین" یعنی باقی محبّوں کا بھی جو آپ سے محبت کرتے تھے ذکر کر کے فرماتے ہیں: "میرے محبین سب کے سب متّقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رِفق اور حِلم میں اَفضل، ایمان اور اطاعت میں اَکمل۔ محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مردِ مبارک، کریم، متّقی، عالم، صالح، اور فقیہ و محدّث، جلیل القدر، حکیمِ حاذق، عظیم الشان، حاجِ الحَرَمَیْن، حافظِ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اِسم گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطاء فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق و صفا، محبت و اخلاص اور وفا سے میری

بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدماتِ دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ اسلام کیلئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے مخلصین میں سے پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹیوں اور بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کر کے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ شخص رقیق القلب، پاکیزہ طبع، حلیم و کریم، نیکیوں کا جامع، جسم اور اس کی لذات سے بکثرت منقطع ہونے والا، نیکیوں اور حسنات کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ وہ پسند کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کی سربلندی کے لئے وہ اپنا خون پانی کی طرح بہائے اور اس کی تمنا ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی راہ کی تائید میں اس کی جان قربان ہو۔ اور تَمَرُّدْ اختیار کرنے والوں کے فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے میں وہ ہر نیکی کے کرنے اور ہر سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے تیار ہے۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صدیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جاسکا۔"

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۷۔ صفحات ۱۸۰۔۱۸۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے مخلص دوست للّٰہی رفیق اخویم حضرت مولوی حکیم نوردین صاحب فانی فی ابتغاء مرضاتِ ربانی ملازم و معالج ریاست جموں نے ایک عنایت نامہ ۷ جنوری ۱۸۹۲ء اس عاجز کی طرف بھیجا ہے۔........ حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں۔ غور سے پڑھنا چاہئے تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراحِ صدر و صدقِ قدم و یقینِ کامل عطا کیا گیا ہے۔ وہ فقرات یہ ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ پیار سے 'مرزا جی' کہا کرتے تھے۔ عام کوئی شخص کہے تو بے ادبی کا فقرہ بنتا ہے لیکن حد سے بڑھے ہوئے پیار کے نتیجہ میں آپ ہمیشہ 'مرزا جی' کہہ کے مخاطب کیا کرتے تھے۔ "عالی جناب مرزا جی! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محبِ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے۔ تَمَّ کَلَامُہٗ جَزَاہُ اللّٰہُ۔

"حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثارِ مال و عزت اور جانفشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔ درحقیقت ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے کہ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا" کہ جس امانت کا کوئی اہل ہو اس کو اسی طرح سپرد کر دو۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۸۔۳۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کیلئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں"۔

اب اس سے بڑا خراجِ تحسین حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو دیا ہی نہیں جاسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان ہو چکا تھا ایک ذرہ بھی آپ نے اپنے لئے نہیں چھوڑا سب کچھ اسی کے لئے ہو گئے وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے متعلق کہتے ہیں: "مَیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب و مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کیلئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حُسنِ ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے"۔ چنانچہ بالآخر یہی ہوا۔

"ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بغرض نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالجِ ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:۔

"مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امامِ زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہو وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفٰی دیدوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں"۔ یعنی بعض لوگوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت یہ اظہار کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنی جلدیں شائع کرنی تھیں اتنی نہیں کیں اور جو کچھ روپیہ وصول کیا وہ اس سے زیادہ تھا جو طباعت پر خرچ ہوا تو اس قسم کے بدظنوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:........ اگر منظور ہو تو یہ سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے"۔ بعض لوگوں کو پوری زبان نہیں آتی، قال سے مراد یہ ہے کہ جو کہتے تھے۔ اس کو قال کہتے ہیں۔ اور حال سے مراد یہ ہے جو کرتے تھے۔ تو جیسا کہ ان کے قول سے یہ سب کچھ ثابت ہے ویسا ہی ان کے عمل سے بھی یہ سب کچھ ثابت ہے۔ "وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۔۳۶)

اسی جگہ حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجہ کے معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت ہی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ حال ہی میں کتاب "تصدیق براہین احمدیہ" بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے۔"

رسالہ نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند مخلص دوستوں کے خطوط کے ذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خلاصہ خط اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم .مع التسلیم امّا بعد۔ ایک خاکسار بلکہ بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز ہے اس خادم با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے تمام آپ ہی کا ہے زن و فرزند و روپیہ آبرو و جان"۔ یعنی ایک انسان کو اپنے بیوی بچے اور آبرو و جان پیاری ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ عرض کیا کہ یہ سب کچھ آپ ہی کا ہے۔

"حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ 'فتح اسلام' میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا ہے۔ ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کفِ آزادگاں نہ گیرد مال، لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا"۔

اب آپ لوگ حیران ہوں گے بارہ سو روپیہ۔ مگر بارہ سو روپیہ اُس زمانہ میں آج کل کے کروڑ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور توفیق بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ کسی زمانہ میں چند پیسے خدمت دین میں خرچ کئے جاتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے بھی نام لکھتے تھے اور اب ایک ایک کروڑ دینے والے بھی موجود ہیں تو ان کے لئے کوئی فخر کی نہیں ہاں انکسار کی ضرورت ہے اور شکر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ لوگوں کی نسل میں ان کو بھی پاکیزگی عطا فرمائی اور جس طرح وہ مال کی محبت سے خالی ہوئے تھے یہ آج کل کے لوگ بھی مال کی محبت سے خالی ہوئے۔ مگر جو چند آنے کی اس وقت قیمت تھی وہ آج لاکھوں کی بھی قیمت نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جس پیار سے بارہ سو روپیہ کا ذکر کیا گیا ہے آج اگر کوئی بارہ کروڑ بھی دے تو اس کی برابری کو نہیں پہنچتا۔

اور آگے پھر دیکھئے "اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے" اب دیکھیں کتنے ہیں جو لاکھوں روپے ماہانہ دیتے ہیں تو "بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔ میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محب کو (یعنی محبت کرنے والے کو) اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر ان پر کیا ہے"۔ یعنی روزمرہ کی باتوں سے ہٹ کر اگر کوئی غیر معمولی اثر ہو تو اس کو خارق عادت کہتے ہیں۔ "انہوں نے ایسے وقت میں بلاتردد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ......... مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں جزاهم اللّٰه خير الجزاء وَاَحْسَنَ اِلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰى"۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۲۰۔۵۲۲)

ایک اور چھوٹی سی تحریر ہے الحکم جلد نمبر ۶ بتاریخ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ "حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ بیمار ہو گئے تھے۔ فرمایا: "میں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے" کہ اللہ تعالیٰ! ان کو کسی دوا کی ضرورت نہ پڑے "تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی" پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ ہم نے شفا دی اور بعینہ اسی کے مطابق بغیر کسی دوا کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفا ہو گئی۔

اسی طرح یہ عبارت بھی ہے۔ "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کیلئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۶ر جنوری ۱۹۰۵ء کو آپ نے تشریف لاکر فرمایا: "میں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا: اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ کہ اگر تمہیں شک ہے اس پر جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو اس جیسی شفا تو لا کر دکھاؤ۔ جس طرح حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے ہوئی۔

آگے ترجمہ خود لکھتے ہیں "یعنی جو کچھ ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو"۔

پھر مولانا عبدالکریم صاحبؓ کی ایک تحریر ہے: "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب...... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا...... ابھی پورے طور پر وہ مکان تیار نہ ہوا تھا...... جاڑے کا موسم تھا۔ مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے"۔ یہ چلتی ہوئی ملاقات بھی ایک اچھا محاورہ ہے کہ چلتے چلتے ملاقات کی غرض سے آئے تھے کہ سلام کرلوں۔ "مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ (۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کی) رات کو حضرت امام علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہئے۔ چنانچہ صبح مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا"۔ چگونگی کہ تو کیا کہتا ہے۔ یہ سوال نہیں اٹھایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے۔ "یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا۔ مکان خراب ہو گیا مگر یہ مردِ خدا نہیں گیا۔

(خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

حاشیہ میں درج ہے۔ اس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی یوں فرمایا:

مولوی عبدالکریم صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے لَاتَصْبُوَنَّ اِلَى الْوَطَنِ فِيْهِ تُهَانُ وَ تُمْتَحَنُ۔ (مرقاة اليقين فی حياة نورالدين) تو وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہو گی اور تجھے تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

یہ جو واقعہ ہے اس کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول بلا تردد قادیان میں ٹھہر گئے۔ جو جوڑا پہنا ہوا تھا، جو کپڑے ایک دو ساتھ تھے اسی کے ساتھ ہی آپ نے وہاں قیام کیا اور پھر کبھی مڑ کے بھیرہ کی طرف دیکھا تک نہیں۔ اور بھیرہ کی جو ساری جائیداد تھی جو بہت قیمتی جائیداد تھی اسے ہمیشہ کے لئے بالکل بھلا دیا۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جو اطاعت کا مقام ہے وہ بالکل غیر معمولی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو لوگ اس طرح دیکھتے تھے۔ بعض

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

پٹھان جو دور سے آتے تھے کہ جوتیوں میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کبھی کوشش کرکے آگے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں خود نہیں بیٹھتے تھے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یاد نہیں فرمالیا کرتے تھے۔ تو ایک پٹھان اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تصور باندھے ہوئے کہ ایک بوڑھا جوتیوں میں بیٹھے رہنے والا ہے جب (حضرت مسیح موعودؑ کے) وصال کے بعد قادیان آیا اور دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت ہو رہی ہے تو اس نے فوراً یہ فقرہ بے تکلفی سے کہا کہ او ہو یہ تو جوتیوں سے خلافت لے گیا۔ حقیقت یہی ہے کہ خلافت جوتیوں ہی سے ملا کرتی ہے۔ اگر انسان جان نثار ہو اور قربانی کا جذبہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارچ ۱۸۹۳ء کو رؤیا میں دیکھا کہ "نورالدین کو دو گلاس دودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اس نے مانگ کر لیا اور کہا کہ سرد ہے۔ پھر دودھ کی ندی بن گئی اور ہم اس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں"۔

(جیبی بیاض حضرت خلیفة المسیح اولؓ)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"چند روز ہوئے مَیں نے اس قرضہ کے تردّد میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندۂ خدا آیا۔ اس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور مَیں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کو چڑھ گیا اور مَیں نے چڑھتے ہوئے کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔ آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا"۔ یہ اسی دن صبح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا۔ "آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردّد ہوا آپ ہی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی ایسا ہی بہ رقّتِ قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے منہ سے دلی دعا نکل گئی۔ مُسْتَجَابٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی"۔ اور میں اللہ کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا مقبول ہو گئی۔

(مکتوب مئی ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۷)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جان نثاری کے سبق سیکھیں اور خدا کرے جماعت میں بکثرت آپ کے نمونے کے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو چندہ بھی اسی طرح دیں، اسی عشق سے، اسی فنا کے جذبہ کے ساتھ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور یہ صدیقیت ہمیشہ جماعت میں جاری و ساری رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

✡✡✡✡......✡✡......✡✡✡✡

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے۔ خدا اپنے ہیبتناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۹)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

ہارٹفورڈشائر ریجن (برطانیہ) کا پہلا یوم پیشوایان مذاہب

(رپورٹ: بشیرالدین سامی)

مورخہ ۱۸/مارچ شام ساڑھے تین بجے جماعت احمدیہ ہارٹ فورڈ شائر (انگلستان) نے یوم پیشوایان مذاہب کی ایک تقریب John Henry Newman School میں منعقد کی۔ جس کے لئے موضوع علم کی اہمیت اور ضرورت رکھا گیا تھا۔

کارروائی کا آغاز مکرم عبدالسمیع صاحب ریجنل پریذیڈنٹ کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ کیمبرج نے کی اور مکرم داؤد احمد خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد ارشد احمدی صاحب، صدر جماعت احمدیہ Stevenage نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مصروف ترین دور میں کسی سنجیدہ موضوع پر غور کرنے کے لئے وقت نکالنا بہت بڑی چیز ہے۔ اس شہر میں ہماری یہ پہلی کوشش ہے کہ ہم نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا ہے کہ وہ علم کی اہمیت اور ضرورت پر اپنے اپنے مذہب کی روشنی میں اظہار خیال کریں۔ مکرم ارشد احمدی صاحب نے مختصر الفاظ میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام اندھا دھند ایمان کا نام نہیں۔ اسے علم کی روشنی میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی اسلام ﷺ نے اسلام کی تعلیم کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی وسیع تر خدمات کا ذکر کیا جن میں خدمت قرآن کریم، مساجد کی تعمیر، افریقہ میں طبی امداد اور تعلیم کی سہولتیں اور احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن شامل ہیں۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد

1.Mr.Yogesh Mistry (Hinduism)
2. Mrs. Barbra Follett, (M.P.Stevenage)
3.Rev. Michael Leverton (Christianoity)
4.Mr.Tony Wider (Judaism)

نے اپنے مذہب کی روشنی میں علم کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس دوران محترمہ وجیہہ باجوہ احمدی صاحبہ نے مستورات کی گیلری سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس تقریب کا آخری خطاب مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج یو۔کے کا تھا۔ انہوں نے اسلامی نقطہ نگاہ سے علم کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام علم کی اہمیت پر بہت زور دیتا ہے۔ اور تمام ظاہری و باطنی علوم کا منبع قرآن کریم اور پھر اس کے بعد احادیث نبوی کو قرار دیتا ہے۔ مکرم امام صاحب نے ایک تجزیہ کی روشنی میں بتایا کہ قرآن کریم جو علوم کا خزانہ ہے اس کے ۸۶۵ مقامات پر علم کی فضیلت، اہمیت، ضرورت اور دیگر متعلقہ امور کا مضمون بیان ہوا ہے۔ اور احادیث نبوی انہی قرآنی علوم کی ایسی تفسیر ہیں جسے آپؐ نے اپنی سنت یعنی عمل سے بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مکرم امام صاحب نے اس تسلسل میں متعدد احادیث نبویؐ پیش کیں جن میں علم کی اہمیت اور حکمت کا بیان تھا۔

مکرم امام صاحب کے خطاب کے بعد نصف گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔

پروگرام کا یہ حصہ بہت دلچسپ رہا اور حاضرین نے بڑی گرمجوشی سے اس میں حصہ لیا اور مختلف مذاہب کے تقابلی نقطہ نظر میں بڑی دلچسپی لی۔ یہ پہلو بہت نمایاں رہا کہ مختلف موضوعات پر جب اسلامی نقطہ نظر سے جواب پیش کیا گیا تو دیگر مذاہب کے مقررین نے بالعموم اس سے اتفاق کیا اور کہا کہ ہم اس اسلامی جواب سے پوری طرح متفق ہیں۔ دیگر مذاہب کے مقررین کا یہ اظہار اسلام کی فضیلت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ بہت سے سامعین نے اس بات کا بعد ازاں اظہار بھی کیا۔

آخر میں کونسلر Patrick Davi Kissane میئر آف سٹیونج نے مختصر خطاب کیا اور اس خطاب کے بعد ایک ریٹائرڈ جرنلسٹ Mr. Bill Kaddie اور مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب ریجنل پریذیڈنٹ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امام صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جماعت احمدیہ سٹیونج کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں انہوں نے مقامی لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اس موقع پر ۷۰ کے قریب انگریز مہمانوں نے دلچسپی سے اس پروگرام کو سنا اور اس کی افادیت کو سراہا۔

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

We are happy to inform you that now we are
Microsoft certified professional IT training center
with all facilities of Microsoft certifications, all updates and testing center.
We have hostel with German and Pakistani food facilities.

Note: Ask about for special discounts for Ahmadi students.

For more informations and registration contact:

Microsoft certified professional IT training Center
Mansoor khalid , Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359

E-mail:profiittranicenter @ yahoo.de
www.it-professional-trainings.itgo.com (German)
www.profi-it-trani-center.via.t-online.de (English)

چھٹیوں کے دوران MCSE2000 اور MCDBA کلاسز کا اجراء، طلباء کے لئے خصوصی رعایت

پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ کاروائی کی ایک مثال اور اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات کا مشاہدہ

(رشید احمد چوہدری - پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ)

۱۷/اگست ۲۰۰۰ء کو پاکستان کے ضلع ملتان میں واقع ایک قصبہ میں مقامی جماعت نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ایک میٹنگ علاقہ کے صدر عبدالسمیع صاحب کے گھر پر بلائی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر چند مقامی افراد کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں کے چند دوست وہاں جمع ہوئے۔ ان میں جماعت احمدیہ کے دو مربی صاحبان بھی موجود تھے۔ چونکہ پاکستان میں تبلیغ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو کافی مشکلات درپیش ہیں اس لئے یہ اجلاس نہایت رازداری سے بلایا گیا تھا اور احتیاط کی گئی تھی کہ کسی شرپسند کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ مگر پھر بھی کسی طرح مقامی سپاہ صحابہ کے ایک رکن کو اس کی بھنک پڑ گئی اور وہ مکرم عبدالسمیع صاحب سے ایک درخواست لکھوانے کے بہانے ان کے گھر پہنچ گیا۔ اس شخص کے ہاتھ پاؤں سے معذور ہونے کے باعث پہلے بھی مکرم عبدالسمیع صاحب اس کا کام کر دیا کرتے تھے۔ اس دفعہ چونکہ مہمان بیٹھے ہوئے تھے اس لئے کہا گیا کہ وہ ذرا ٹھہر کر بعد میں آجائے۔ چنانچہ وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔ مگر جب صاحب خانہ مہمانوں کے لئے مشروبات لینے کے لئے گھر کے اندر گئے تو وہ دوبارہ آ گیا اور مبلغین سے باتیں کرنے لگا۔ اس سے پھر کہا گیا کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد آئے تو اس کا کام کر دیا جائے گا۔ مگر اس وقت اس کی رگ شرارت پھڑک رہی تھی۔ چنانچہ وہ چلا تو گیا مگر تھوڑی دیر بعد چند مولویوں کو ساتھ لے کر دوبارہ آ گیا۔ اس وقت مہمان کھانا کھا رہے تھے۔ سمیع صاحب نے انہیں بھی کھانے کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور الزام لگایا کہ یہاں توہین رسالت کی گئی ہے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہاں تو کوئی توہین رسالت نہیں ہوئی تو دوبارہ اٹھ کر باہر آ گیا اور مولوی سمیت تھانہ پہنچ گیا اور تھانیدار سے شکایت کی کہ احمدیوں کی فلاں مجلس میں توہین رسالت کی گئی ہے۔ تھانیدار نے اس کی باتیں سن کر کہا کہ تم لوگ یونہی بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہو اور کوئی کارروائی کئے بغیر ان کو تھانے سے نکال دیا۔ مگر وہ دوسرے روز اور کئی آدمیوں کو ساتھ لے کر ایک دفعہ پھر تھانے پہنچ گیا اور مطالبہ کیا کہ احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے۔ مگر تھانیدار نے پھر انکار کر دیا اور وہ بے نیل مرام واپس لوٹ گئے۔

تیسرے دن یعنی ۱۹/اگست کو وہ پہلے سے بھی زیادہ لوگوں کے ساتھ تھانہ پہنچا اور اپنا مطالبہ دہرایا۔ تھانیدار نے کہا کہ اچھا لکھ دو کہ کیا بات ہوئی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے جھوٹی کہانی بنا کر تھانیدار کو پیش کر دی۔ تھانے دار نے وہ درخواست رکھ لی اور انہیں کہا کہ وہ تفتیش کریں گے۔ شام کو اس نے عبدالسمیع صاحب کو تھانے بلوایا۔ چنانچہ عبدالسمیع صاحب چند افراد کو ساتھ لے کر تھانہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مولویوں کے ساتھ ۷۰ آدمی تھانہ میں موجود تھے۔ تھانیدار نے اس مفسد شخص سے پوچھا کہ تمہاری کس سے بات ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ ان میں سے کسی سے بھی نہیں۔ وہ ایک دوسرا شخص تھا جس نے کہا تھا کہ رسول کریم ﷺ مکہ سے مدینہ بھاگ گئے تھے اور اس طرح توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا۔ تھانیدار نے احمدیوں کو کہا کہ اس شخص کو پیش کریں اور ۲۵/اگست ۲۰۰۰ء کو اسے ساتھ لے کر آئیں۔

۲۴/اگست ۲۰۰۰ء کو مکرم عبدالسمیع صاحب تھانیدار سے ملے اور کہا کہ مخالفوں کے ارادے اچھے معلوم نہیں ہوتے اس لئے ہم ۲۵/اگست کو تھانہ میں پیش نہیں ہونگے۔ چنانچہ تھانیدار نے کہا کہ ٹھیک ہے میں ان سے بات کرلوں گا۔ ۲۵/اگست کو بعد دوپہر تھانہ میں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں لوگ وہاں آ گئے۔ تھانیدار صاحب تھانہ چھوڑ کر چلے گئے اور لوگ رات تک انتظار کرتے رہے مگر وہ نہ آیا۔

اگلے دن سپاہ صحابہ کا ایک وفد سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ پاکستان کے پاس گیا اور اسے قائل کر لیا کہ وہ قصبہ میں آکر نماز جمعہ پڑھائے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچا اور پولیس کے عملہ کے خلاف تقریر کی اور دھمکی دی کہ اگر احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج نہ کیا گیا تو وہ انتظامیہ کے خلاف جلوس نکالیں گے۔

اخبارات میں جب اس کی تقریر شائع ہوئی تو علاقہ کے ڈی ایس پی صاحب کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ وہ فوراً متعلقہ تھانہ پہنچے اور تھانیدار سے کہنے لگے کہ تمہارے خلاف اخبارات میں یہ باتیں کیوں شائع ہوئی ہیں۔ تھانیدار نے جواب دیا کہ یہ لوگ سب جھوٹے ہیں، حد درجہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور یہ کہ وہ کسی کے ساتھ زیادتی کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس پر بھی ڈی ایس پی صاحب کی تسلی نہ ہوئی اور انہوں نے خود تین احمدی مسلمانوں عبدالسمیع صاحب، بشیر احمد صاحب اور محمد اسمٰعیل صاحب کے خلاف زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر دیا۔

یہ اطلاع پاکر تینوں احمدیوں نے عدالت سے ۸/ستمبر ۲۰۰۰ء تک عبوری ضمانت کروالی۔ مگر ۸/ستمبر کو جب یہ تینوں ضمانت کی توثیق کے لئے سیشن کورٹ پہنچے تو معلوم ہوا کہ مخالف فریق نے ان کی ضمانتوں کی منسوخی کے لئے ایک وکیل کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں جس نے عدالت پر زور دیا کہ احمدیوں کی ضمانتیں منظور نہیں ہونی چاہئیں۔ چنانچہ درخواستیں نامنظور ہو گئیں۔

۹/ستمبر کو ان تینوں کو علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے ان کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل ملتان بھجوا دیا۔ وہاں انہیں سیکورٹی وارڈ میں رکھا گیا۔ اس طرح یہ تینوں احمدی جیل کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دئے گئے۔ اکٹھے رہنے کی وجہ سے انہیں نماز باجماعت ادا کرنے اور اجتماعی دعاؤں کا موقع ملا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ دشمنان احمدیت کو عبرت کا نشان بنادے اور احمدیت کی شان پہلے سے بلند تر ہو جائے۔

ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ ۱۲/ستمبر ۲۰۰۰ء کے اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ اس شخص کو جس نے احمدیوں کے خلاف سارا فساد کھڑا کیا تھا کسی نامعلوم شخص نے سوتے میں کلہاڑیوں کا وار کر کے قتل کر دیا ہے۔ اس کے قتل ہو جانے کی وجہ سے تینوں احمدیوں کی ضمانت کی درخواست جو سیشن عدالت میں پیش کی گئی تھی منسوخ ہو گئی اور دوسری طرف پولیس قتل کے شبہ میں مکرم عبدالسمیع صاحب کے خاندان کے کئی افراد کو پکڑ کر لے گئی۔

ڈیڑھ ماہ بعد پولیس نے قتل کے سلسلہ میں سراسر ظلم کی راہ سے مکرم عبدالسمیع صاحب کی ہمشیرہ سائرہ بیگم صاحبہ، بھائی رفیق احمد صاحب اور بھانجے اشفاق احمد کو سنٹرل جیل ملتان بھجوا دیا اور باقی افراد کو چھوڑ دیا۔ یہ تینوں ذہنی مریض ہیں۔ پولیس نے ان پر تشدد بھی کیا اور ان سے اپنی مرضی کے بیان لئے۔

احمدیوں کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے زمانہ کے امام کی آواز پر لبیک کہی تھی۔ وہ دن رات دعاؤں میں لگے رہے کہ خدا تعالیٰ شریروں کو پکڑے تاکہ احمدی مسلمان ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں اور احمدیت کی تائید میں ایسے نشان ظاہر ہوں کہ جو احمدی مسلمانوں کے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ سیشن جج جس نے ضمانتیں منسوخ کی تھیں اس کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کا دایاں بازو ٹوٹ گیا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ہاتھ کو کاٹنا پڑے گا۔ حادثے میں اس کے بچے بھی زخمی ہوئے۔

چند دنوں بعد مخالف وکیل طارق نامی کا دایاں بازو بھی حادثے میں تین جگہ سے ٹوٹ گیا۔

اس کے بعد ایک اور واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

ایک دن مکرم عبدالسمیع صاحب کا بھتیجا اور ان کی بیٹی کسی کام کے لئے گاؤں جا رہے تھے کہ مخالفین نے ان پر فائرنگ کر دی۔ گولیاں ان کے بھتیجے کی ٹانگوں میں لگیں۔ پولیس موقع پر پہنچی اور زخمی کو ہسپتال پہنچایا۔ دوسرے دن پولیس ان حملہ آوروں کو پکڑنے گئی تو وہ چھپ گئے اور پولیس پارٹی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ایک پولیس افسر اور دو سپاہی ہلاک ہو گئے۔ مجرموں کو پکڑنے کے لئے پولیس کی بھاری جمعیت نے ان کا تعاقب کیا مگر وہ ہاتھ نہ آسکے۔ اس پر پولیس ان مجرموں کے گھر پر پہنچی اور عورتوں سمیت سب خاندان والوں کو تھانے لے آئی۔ ان سے مجرموں کا سراغ لگانے کی کوشش کی اور ان سب پر سخت تشدد کیا مگر ابھی تک مجرم مفرور ہیں۔ پولیس کو ان کا پتہ نہیں لگ سکا۔ اس گروہ کا سرغنہ غم سے نڈھال ہو کر پاگل ہو چکا ہے۔ کاش کہ مخالف ظالم ان واقعات سے عبرت پکڑیں اور ظلم و ستم سے توبہ کریں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بیمار تبلیغ کے میدان میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ہر احمدی بلا استثناء مبلغ ہے۔ وہ وقت گزر گیا جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا، بوڑھوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں تو وہ دعاؤں کے ذریعہ تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ دن رات اللہ سے گریہ وزاری کر سکتے ہیں کہ اے خدا ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم چل پھر کر تبلیغ کر سکیں اسلئے بستر پر لیٹے لیٹے تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو دلوں کو بدل دے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴/مارچ ۱۹۸۳ء)

MTV Muslim Television Ahmadiyya International

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER EXPORT
Prime ASIANET BAAB BANGLA TV skydigital SONY Entertainment Television ZEE TV

* All prices are exclusive of VAT

دانتوں کی حفاظت

(سید قمر سلیمان احمد)

دانت قدرت نے ہمیں کھانا اچھی طرح چبانے کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ اور دانتوں میں سے گزر کر جب کھانا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور لعاب دہن کے ساتھ مل جاتا ہے تو اس پر ہضم کا عمل عمدگی سے ہو سکتا ہے۔

غذا کے جزو بدن بنانے کا عمل منہ سے ہی شروع ہوتا ہے اور لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانت اسے باریک ذروں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور لعاب دہن میں ایک قسم کا خامرہ Ptyalin ہوتا ہے جو ناقابل ہضم غذائی مرکبات کو ایسے مرکبات میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے جو ہمارے خون میں جذب ہو سکیں۔ اس طرح غذا کے منہ میں پہنچتے ہی ہضم کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس عمل میں دانت جتنی عمدگی سے اپنا کام کریں گے غذا اتنی ہی آسانی سے جزو بدن بنے گی۔

دانتوں کی ساخت کا اگر ہم جائزہ لیں تو بیرونی طور پر اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک نظر آنے والا حصہ جسے کراؤن (Crown) کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ اس کے نیچے سے شروع ہوتا ہے جسے Neck کہتے ہیں۔ یہ حصہ آدھا منہ میں اور آدھا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ تیسرا حصہ Root یا جڑ کہلاتا ہے۔ یہ سارے کا سارا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر بھی دانت تین حصوں میں ہوتا ہے۔ اوپر کا سخت حصہ جسے انیمل (Enamel) کہتے ہیں۔ یہ انسانی جسم کا سخت ترین حصہ ہوتا ہے۔ اس کی موٹائی 0.25 تا 0.3 ملی میٹر ہوتی ہے اور یہ زیادہ تر کیلشیم اور فاسفورس سے بنا ہوتا ہے۔ فلورائیڈ اس پر عمل کر کے فلورو ہائیڈروکسی اپی ٹائٹ (flouro Hydroxy Apatite) بناتا ہے جو جراثیم کو دانتوں پر حملہ کرنے سے روکتا ہے اور دانتوں کو کیڑا نہیں لگتا۔

دوسرا حصہ Dentine کہلاتا ہے اس کا رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ دانتوں کا زیادہ تر حجم اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بھی کیلشیم اور فاسفورس سے بنتا ہے۔ لیکن یہ انیمل جتنا مضبوط نہیں ہوتا۔ بعض اعصاب اس تک پہنچے ہوتے ہیں جس سے مریض کو کسی شے کے زیادہ گرم یا ٹھنڈے لگنے کا احساس ہوتا ہے اور خون کی نالیاں اور اعصاب یہاں ہی ہوتے ہیں۔

دانتوں کے کراؤن میں یہ تینوں حصے دیکھے جا سکتے ہیں اس لئے کراؤن کی بڑی حفاظت کرنی چاہئے۔ نیچے سے مختلف دانتوں کی مختلف تعداد میں جڑیں ہوتی ہیں جو ایک سے لے کر تین تک ہو سکتی ہیں۔ دانت جبڑے کی ہڈی سے بالکل ہی جڑے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ معلق ہوتے ہیں اور خاص قسم کے ریشے ان کے اور جبڑے کی ہڈی کے درمیان شاک آبزربر کا کام دیتے ہیں۔

اگر باقاعدہ دانتوں کی صفائی نہ کی جائے تو اس پر ایک پتلی، جھلی نما جھلی بن جاتی ہے جسے Dental plaque کہا جاتا ہے۔ یہ جھلی منہ میں پائے جانے والے جراثیم کے لئے ایک بہت عمدہ پناہ گاہ ہے اور وہ فوراً اس پر اپنی رہائش گاہ بنا لیتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ ایسے مادے خارج کرتے ہیں جن کے نتیجہ میں دانتوں کے اوپر اور خاص طور پر ایسے کونوں کھدروں میں جہاں صفائی مشکل ہے سخت قسم کی تہیں جنہیں Tartar کہا جاتا ہے جم جاتی ہیں اور یہ جراثیم ان سخت تہوں کے نیچے اطمینان سے اپنی افزائش نسل کرتے رہتے ہیں اور دانت کو کھاتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ انیمل میں سے گزر کر Dentine تک پہنچ جاتے ہیں اور پھر اسے بھی ختم کرتے ہیں یہاں تک کہ دانت کا کھوکھلا حصہ باہر کی فضا سے براہ راست مل جاتا ہے اور وہ اعصاب اور خون کی باریک نالیاں جو انیمل اور ڈینٹین کے مضبوط حصار میں موجود ہوتی ہیں باہر سے جڑ جاتی ہیں اور ایسے میں انسان اگر گرم یا ٹھنڈی چیز استعمال کرے تو وہ اعصاب پر براہ راست لگنے سے انسان شدید تکلیف محسوس کرتا ہے۔ بعد میں دانت کی جڑ کے نیچے پیپ پڑ جاتی ہے۔

دانت کے اس طرح کھائے جانے کو کیریز (Caries) کہتے ہیں۔ چھوٹے بچوں میں بالعموم چھ ماہ کی عمر میں دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ دانت تقریباً سات سال سے بارہ سال کی عمر تک رہتے ہیں۔ اس عمر کی Limit کو Mixed Dentition کہتے ہیں یعنی کہ اس میں دودھ کے دانت بھی ہوتے ہیں اور اصلی دانت بھی ہوتے ہیں۔ بارہ سال کی عمر کے بعد دودھ کے سارے دانت گر جاتے ہیں اور Permanent دانتوں کا سیٹ آجاتا ہے جو کہ ان کے نیچے موجود ہوتا ہے اور پھر انسان کی زندگی کے ساتھ چلتا ہے۔ بچوں کے پہلے سیٹ میں کل ۲۰ دانت ہوتے ہیں یعنی دس اوپر کے جبڑے میں اور دس نچلے جبڑے میں۔ بڑوں میں دانتوں کی تعداد ۳۲ ہوتی ہے جن میں سولہ اوپر اور ۱۶ نچلے جبڑے میں۔

اگر بچوں کا پہلا سیٹ خراب ہو جائے تو اس کا لازمی اثر دوسرے سیٹ پر پڑتا ہے جو نیچے موجود ہوتا ہے اور پہلے سیٹ کی خرابی سے دوسرا سیٹ بھی خراب ہو سکتا ہے اور خوبصورتی اور سدھائی سے نکلنے کی بجائے بے ڈھنگا اور ٹیڑھا میڑھا بھی نکل سکتا ہے۔ جس سے نہ صرف چہرے کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے بلکہ ٹیڑھے دانتوں کے رخنوں کی درست طور پر صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے چھپے ہوئے کونوں پر جراثیم کے حملہ کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بچپن سے ہی دانتوں کی صفائی کی عادت ڈالی جائے۔

دانتوں کی اگر باقاعدہ صفائی نہ کی جائے تو جہاں انسانوں کی جسمانی صحت پر اثر پڑتا ہے وہاں معاشرہ میں بھی اسے خوش آمدید نہیں کہا جاتا کیونکہ اس کے منہ سے ناگوار بو آتی ہے جو انہی جراثیم کی کارروائیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جب یہ جراثیم منہ میں رہتے ہیں تو یہ ایک خاص قسم کے تیزاب Lactic Acid اور Pyruvic Acid تیار کرتے ہیں اور جراثیم اور یہ تیزاب مل کر منہ کی بو بناتے ہیں۔

قدرت نے کچھ انتظام خود بھی ایسا رکھا ہے کہ لعاب دہن بذات خود جراثیم کش ہے اور اس کے نکلتے رہنے سے منہ کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔ بوڑھے افراد میں جہاں لعاب دہن کا اخراج کم ہو جاتا ہے منہ کی ناگوار بو بڑھ جاتی ہے جبکہ بچوں میں بہت زیادہ لعاب کے اخراج کے نتیجہ میں یہ بو ختم ہو جاتی ہے۔

معلم انسانیت آنحضور ﷺ نے منہ کی صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ اب جبکہ موجودہ تحقیقات نے دنیا کو اس کی اہمیت سائنسی تجربات کی روشنی میں بیان کر دی ہے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح آج سے چودہ صدیاں قبل یہ تمام باتیں آنحضور ﷺ پہلے ہی سمجھا چکے تھے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر یہ بات مشکل نہ ہوتی تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

اور پھر فرمایا کہ تمہارے منہ قرآن کے لئے راستہ ہیں ان کو مسواک کے ذریعہ سے پاک رکھو۔

اور پھر ارشاد ہے کہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کے لئے پاکیزگی کا اور اللہ کی رضا کا باعث ہے۔ جبرائیل جب بھی میرے پاس آتے ہیں تو مجھے مسواک کا حکم دیتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ خوف دامنگیر ہو جاتا ہے کہ کہیں مجھ پر اور میری قوم پر اسے فرض نہ کر دیا جائے اور اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر یہ بات مشقت والی ہوگی تو میں ان پر مسواک کرنا ضرور فرض کر دیتا۔ میں مسواک کرتا ہوں یہاں تک کہ مجھے ڈر لگنے لگتا ہے کہ کہیں میرا منہ نہ چھل جائے۔

مسواک کی دائیں سے بائیں حرکت یا اوپر سے نیچے حرکت کے بارہ میں ایک ڈینٹل سرجن نے بتایا کہ دراصل مسوڑھوں اور دانتوں کے درمیان تقریباً دو ملی میٹر کا فاصلہ ہوتا ہے اور اسی جگہ جراثیم سب سے زیادہ پرورش پاتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی میں یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ برش یا مسواک اس درمیانی حصہ کی صفائی کرے۔ چنانچہ اسے اچھی طرح حرکت دینے سے برش کے بال اس فاصلہ میں داخل ہو کر زیادہ عمدگی سے صفائی کر سکتے ہیں جبکہ تھوڑی سی حرکت سے صفائی اتنی اچھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے برش کرتے وقت خاصا وقت صرف کرنا چاہئے۔ جب مسوڑھوں اور دانتوں کے اس درمیانی فاصلہ کی صفائی کے لئے برش چلایا جاتا ہے تو لامحالہ مسوڑھے کچھ زخمی ہوتے ہیں اور اگر جراثیم بہت زیادہ تعداد میں موجود ہوں اور مسوڑھوں کو کمزور کر رہے ہوں تو مسوڑھے زیادہ جلدی زخمی ہو جاتے ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس خون سے گھبرا جاتے ہیں حالانکہ اگر مسوڑھوں کے درمیان صفائی کے نتیجہ میں خون نکل رہا ہے تو صفائی سے ہاتھ نہیں روکنے چاہئیں۔ جسم کا دفاعی نظام خود بخود اس جگہ کو درست کرتا رہتا ہے۔

دانتوں کی صفائی کے لئے مارکیٹ میں نئی نئی اقسام کی بہت سے ٹوتھ پیسٹ ملتی ہیں۔ ان میں سے کون سی ٹوتھ پیسٹ بہتر ہے۔ اس بارہ میں سائنس دانوں کی رائے ہے کہ اصل چیز برش ہے اور اس کا درست استعمال ہے۔ خالی برش اگر اچھی طرح کیا جائے تو وہ بھی دانتوں کو صاف کر دیتا ہے۔

ٹوتھ پیسٹ کا کام بطور صابن کے ہے اس لئے کسی قسم کی پیسٹ بھی کافی ہے۔ خواہ مخواہ پیسٹ پر زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ جن ممالک میں غذا میں یا پانی میں فلورائیڈ کی کمی ہو تو وہاں فلورائیڈ والی پیسٹ استعمال کرنی چاہئے۔ لیکن ہمارے ملک میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔ اس لئے کوئی سی بھی ٹوتھ پیسٹ ٹھیک ہے۔

مذہب میں منہ سے خارج ہونے والی بدبو کو بہت ناپسند کیا گیا ہے اور صرف روزہ کی حالت میں یہ بو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ٹھہرتی ہے ورنہ عام حالات میں تو بدبودار چیزیں کھا کر مساجد میں آنے کو بھی پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں تمام دوست خود بھی اور اپنے گھروں میں بھی منہ کی صفائی کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں اور بچوں کو بچپن سے ہی اس کا عادی بنانے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً واقفین نو کو۔

مسواک کی اہمیت کا اندازہ اس عظیم الشان شہادت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب آنحضور ﷺ کے وصال کا وقت ہوا تو جو آخری دنیاوی کام آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ مسواک کرنا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات میرے گھر میں میری باری پر ہوئی۔ اللہ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا (وہ اس طرح کہ) فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن تشریف لائے جبکہ ان کے پاس مسواک تھی۔ آنحضرت ﷺ کمزوری کی وجہ سے مسواک چبا نہیں سکتے تھے۔ پس میں نے اس مسواک کو لے لیا اور اسے چبایا پھر اس کے ساتھ آنحضور ﷺ کے دندان مبارک صاف کئے۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲۳ نومبر ۲۰۰۰ء)

برائے فروخت —— For Sale

ربوہ دارالصدر شمالی میں دو کنال زمین پر کوٹھی، ساتھ علیحدہ فلیٹ اور سرونٹ کوارٹر

Rabwah Darul Sadar Shimali 0n 2 kanal land- kothi with separate flat and servent quarter.

Tel: (44)+(0)-(1745)-857921 (U.K)

Or Rabwah- Pakistan

(92)+(0)-(4524)-211167

اذکروا محاسن موتاکم

مکرم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب (مرحوم)

سید معین شاہ ۔ لندن

خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت ہر ایک جو اس دنیا میں آتا ہے ایک نہ ایک دن اسے یہ مقام چھوڑنا ہی ہوتا ہے اپنے رشتہ داروں، دوستوں عزیزوں اور پیاروں کو چھوڑ کر کبھی واپس نہ آنے کے لئے۔ لیکن ان کے جانے کے بعد ان کی پیاری باتیں باقی رہ جاتی ہیں جو پیچھے رہ جانے والوں کو ان کی یاد دلاتی رہتی ہیں۔

مجھے ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۱ء تک گورنمنٹ سیکنڈری اسکول، کیمبیما، سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بطور ٹیچر خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ کیمبیما سیرالیون کے مشرقی صوبہ کا مرکز ہے اور تمام سرکاری دفاتر اسی شہر میں قائم ہیں۔ اس صوبہ میں کئی احمدیہ اسکول اور ہسپتال بھی ہیں۔ اُس وقت کیمبیما شہر میں میرے علاوہ کوئی پاکستانی احمدی نہیں تھا۔ میرا گھر جو پانچ کمروں پر مشتمل تھا تمام احمدی پاکستانیوں کا مرکز تھا اور مرکزی مبلغ صاحب بھی میرے ساتھ ہی رہائش رکھتے تھے کیونکہ وہاں کوئی مشن ہاؤس نہ تھا۔ سب احمدی میرے گھر اکٹھے ہوتے تھے۔ کیمبیما میں میرے قیام کے دوران میری ملاقات بزرگوار ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب (مرحوم) سے بھی ہوتی رہی۔ محترم ڈاکٹر صاحب ان دنوں احمدیہ ہسپتال جورو، جو کیمبیما سے اٹھارہ میل کی دوری پر واقع ہے، کے انچارج اور بطور ڈاکٹر خدمات بجا لا رہے تھے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ جورو میں ہی مقیم تھے۔ اکثر کیمبیما تشریف لاتے اور ان سے جب بھی ملاقات ہوتی تو ان سے دعا کی درخواست کرتا۔ ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ یاد رہتے جو پورے ہوتے اور ہو رہے ہیں۔ ویسے تو کئی واقعات ہیں لیکن چند ایسے ہیں جن کو فراموش کرنا ناممکن ہے۔ انہیں نوک قلم پر لانا آئندہ نسلوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو گا۔ تحدیث نعمت کے طور پر قبولیت دعا کے چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

جولائی ۱۹۷۵ء کے وسط میں گردونواح سے اکثر پاکستانی ٹیچرز احمدیہ اسکول جورو میں اکٹھے ہوئے۔ رات عشاء کی نماز کے بعد محفل شروع ہوئی۔ کوئی دلچسپ تبلیغی واقعات سے محفل کی رونق بڑھا رہے تھے تو کوئی لطیفوں سے دوسروں کو محظوظ کر رہے تھے۔ چاند اپنے جوبن پر تھا۔ بادل کا ٹکڑا کہیں دور دور تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس دوران ڈاکٹر صاحب کو بارش کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت دعا کرائی اور اس کے بعد سب کو اٹھا کر گھروں میں بھیج دیا کہ بارش آ رہی ہے۔ ہم سب حیران تھے۔ سب کو گھروں میں بھیج کر ڈاکٹر صاحب خود بھی اپنے گھر چلے گئے۔ ابھی نصف گھنٹہ بھی نہ گزرا ہو گا کہ کالی گھٹا نمودار ہوئی جس کے ساتھ ہی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ جونہی رات گئے بارش تھمی ڈاکٹر صاحب اپنے گھر سے لالٹین لے کر نکل آئے اور ہر ایک کے گھر دستک دے کر جگایا یہ کہتے ہوئے کہ اٹھو! دیکھو ہماری دعا قبول ہو گئی!۔

۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء کو ڈاکٹر صاحب ہمارے گھر کیمبیما تشریف لائے گھر میں مجھے اکیلا دیکھ کر میری بیوی کے بارہ میں پوچھا۔ میں نے بتایا کہ وہ ہسپتال میں ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے اس پر فوراً ڈاکٹر صاحب نے میرے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نانا بنا دیا ہے اب آئندہ دادا بنائے گا۔ ڈاکٹر صاحب اس چھوٹے سے فقرے میں کئی خوشخبریاں اور پیشگوئیاں کر گئے۔ اس میں آئندہ بیٹوں کی خوشخبری، بچوں کی لمبی زندگی کے ساتھ والدین کی لمبی زندگی کے لئے دعا اور پھر بچوں کی اولادوں کو دیکھنے کی خبر دی۔ اس کے بعد آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بیٹی کی پیدائش کے بعد دو بیٹوں سے نوازا۔ بیٹی کی شادی ہو چکی ہے اور ماشاء اللہ اس کی بھی اولاد ہے۔ اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہو رہے ہیں۔

مارچ ۱۹۷۷ء میں میں نے سیرالیون سے منسٹری آف ایجوکیشن زیمبیا، ٹیچر کی آسامی کے لئے درخواست بھجوائی۔ خط و کتابت مثبت تھی اور مجھے وہاں ملازمت ملنے کی قوی امید تھی۔ جون ۱۹۷۷ء میں پاکستان چھٹی پر جانے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس وقت تک کیمبیما میں مشن ہاؤس، مسجد اور نہ ہی احمدیہ سیکنڈری اسکول تھا۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب ہمارے گھر کیمبیما تشریف لائے ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کتنے عرصہ کے لئے پاکستان جا رہا ہوں۔ اس پر میں نے بتایا کہ میرا یہاں واپس آنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے کیونکہ مجھے زیمبیا میں اس سے بہتر ملازمت مل رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے میرا جواب سن کر میری طرف دیکھا اور پھر میرے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت دیا ہوا ہے، دے رہا ہے اور انشاء اللہ بہت دے گا۔ آپ کا گھر چونکہ مشن ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اس لئے آپ اس وقت تک کیمبیما سے نہیں جا سکتے جب تک یہاں مسجد، مشن ہاؤس اور احمدیہ سیکنڈری اسکول نہیں بن جاتے۔ اس وقت جماعتی مخالفت کی وجہ سے کیمبیما میں سیکنڈری اسکول کا قیام ایک مشکل مرحلہ تھا۔

میں جولائی ۱۹۷۷ء میں پاکستان چھٹی پر چلا گیا۔ اگست ۱۹۷۷ء میں منسٹری آف ایجوکیشن زیمبیا سے بذریعہ تار اطلاع ملی کہ انہوں نے مجھے کنٹریکٹ پر ملازمت دے دی ہے۔ یہ سیرالیون کی تنخواہ سے تین گنا اور پھر شرائط بہت بہتر تھیں۔ میں اکتوبر ۱۹۷۷ء میں زیمبیا چلا گیا۔ وہاں جا کر منسٹری آف ایجوکیشن میں رپورٹ کی۔ انہوں نے میری تقرری بہت ہی دور کے علاقہ میں کر دی۔ میں وہاں چلا گیا لیکن شہر سے بہت ہی دور ہونے کی وجہ سے دل نہ لگا اور مجبوراً یہ ملازمت چھوڑ کر واپس سیرالیون واپس چلا آیا۔ کیمبیما میں ایک بہت بڑا پرائیویٹ سیکنڈری اسکول تھا اس کا پروپرائیٹر میرا اچھا دوست تھا۔ اسے اسکول کے چلانے میں بہت مشکلات کا سامنا تھا۔ بالآخر تنگ آ کر مجھے کہنے لگا کہ یہ اسکول جماعت کو دلا دو۔ اس پر میں نے محترم امیر صاحب سے بات کی اور بات چیت کے بعد یہ اسکول ۱۹۷۸ء میں جماعت نے لے لیا اس طرح کیمبیما میں احمدیہ سیکنڈری اسکول کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے بعد مسجد جس کی بنیاد پہلے رکھی جا چکی تھی مکمل ہوئی اور ساتھ ہی مشن ہاؤس بھی بن گیا۔ اب کیمبیما میں مسجد مشن ہاؤس اور احمدیہ سیکنڈری اسکول بن چکے تھے۔ میں نے ۱۹۸۰ء کے شروع میں نائیجیریا میں ملازمت کے لئے درخواست دی۔ جولائی ۱۹۸۰ء میں وہاں سے مثبت جواب ملنے پر میں اگست ۱۹۸۰ء میں نائیجیریا آ گیا اور ۱۴ سال یہاں گزارے یہ ملازمت زیمبیا کی ملازمت سے کئی لحاظ سے بہتر تھی۔ نائیجیریا پہنچ کر مجھے ڈاکٹر صاحب کے الفاظ کہ اس وقت تک کیمبیما سے نہیں جا سکتے جب تک یہاں مسجد مشن ہاؤس اور اسکول نہیں بن جاتے بار بار یاد آتے جو لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ الحمدللہ۔ جب بھی میں اللہ تعالیٰ کی عنایات اور فضلوں کو خود پر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھتا ہوں تو ڈاکٹر صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان کے یہ الفاظ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت دے گا ڈاکٹر میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں اور پورے ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

میں نے مارچ ۱۹۷۸ء میں فری ٹاؤن جا کر ایک گاڑی خرید کی اور مشن ہاؤس آ گیا ان دنوں ڈاکٹر صاحب لندن آنے کے لئے وہاں مقیم تھے۔ اس دن ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ مجھے گاڑی سے آتے دیکھ کر پوچھا کہ کیا یہ گاڑی خرید لی ہے؟۔ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ اسی وقت ڈاکٹر صاحب میرے ساتھ مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور گاڑی سٹارٹ کرنے کو کہا۔ جونہی میں نے گاڑی سٹارٹ کی تو فرمانے لگے کہ بند کر دیں اور کچھ کہے بغیر واپس مشن ہاؤس آ گئے۔ اندر آ کر میں نے پوچھا تو کہنے لگے یہ گاڑی نہ لیں کہ میں نے آپ کے سر پر سانپ لہراتے ہوئے دیکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر میں نے گاڑی واپس کر دی اور کیمبیما چلا آیا۔ ڈاکٹر صاحب کے لندن آنے کے بعد پھر اسی گاڑی کا خیال آیا اور فری ٹاؤن آ کر وہی گاڑی خرید کر کیمبیما کے لئے روانہ ہوا۔ میرے ساتھ چوہدری لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ اسکول بلاما تھے۔ ابھی نصف راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ گاڑی خراب ہو گئی۔ ہم رات احمدیہ اسکول بو پہنچے۔ اگلے دن گاڑی ٹھیک کروا کر کیمبیما روانے ہوئے۔ کیمبیما سے چند میل پہلے ہی پھر وہی مسئلہ بن گیا۔ بڑی مشکل سے گھر پہنچے بالآخر تنگ آ کر گاڑی نقصان میں فروخت کر دی اس طرح ڈاکٹر صاحب کے الفاظ کہ سر پر سانپ لہراتے ہوئے دیکھ رہا ہوں پورے ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب دعا گو اور انتہائی جوشیلے داعی الی اللہ تھے۔ ۱۹۷۷ء کے وسط کا واقعہ ہے کہ میرا ایک لبنانی دوست جس کی بیٹی بیماری کی وجہ سے قریب المرگ تھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جب بھی ڈاکٹر صاحب یہاں تشریف لائیں تو میری بیٹی کو دیکھیں اور کوئی علاج تجویز فرمائیں۔ اگلے روز ڈاکٹر صاحب میرے گھر تشریف لائے ان سے بات کی تو فوراً اس لبنانی کے گھر جانے کو تیار ہو گئے۔ وہاں جا کر لڑکی کو دیکھتے ہی بولے کہ یہ تو ایک مردہ ہے اور اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ ہاں ایک صورت ہے وہ یہ کہ اس زمانے کا مسیح آ چکا ہے اگر اسے مان لو تو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی بیٹی زندہ ہو جائے گی۔ یہ مسیح کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت اور مسیح کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہو گا۔ لبنانی خاموش ہو گیا اس نے کوئی توجہ نہ دی اور لڑکی کچھ دنوں کے بعد فوت ہو گئی۔

اس طرح کے کئی ایمان افروز واقعات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور نیکی کی جو مثالیں وہ چھوڑ گئے ہیں ہمیں اور ہماری نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

فرینکفرٹ میں ۱۵ اپریل سے
بیلا بوتیک کی طرف سے
پہلی پاکستانی ٹیلر شاپ کا افتتاح
افتتاح کے موقع پر خصوصی رعایتی قیمتوں سے فائدہ اٹھائیں
اس کے علاوہ پتلون، شرٹ، سوٹ کوٹ، برقعہ یعنی کہ ہر طرح کے ملبوسات کی مرمت (Anderung) کا مکمل بندوبست۔ نیز پردے، بیڈ شیٹ، کشن کور وغیرہ کی سلائی کے لئے ہم سے رجوع کریں۔
Tel: 069-24279400, 069-24246490
E-mail:BELAboutique@aol.com Kaiser Str. 62-64, Laden 31-33
Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

بقیہ: زلزلہ زدگان کی خدمت از صفحہ ۴

وہ ہمارے درمیان کافی دیر تک رہیں۔

علاقہ کے اہل حدیث کے دو مدارس کے طلباء بھی ہمارے کیمپ میں ہی آکر کھانا کھاتے رہے بعد میں ان کے مطالبہ پر انہیں کافی مقدار میں چاول دال و دیگر اشیاء دے دی گئیں تاکہ وہ خود کھانا تیار کرواکر بچوں کو کھلاسکیں کیونکہ ہمارے کیمپ سے یہ مدرسے دور تھے اور بچوں کو پیدل آنا پڑتا تھا۔

لوکل پولیس انتظامیہ، جس کی اعلیٰ انتظامیہ نے ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ لوگوں کی خبر گیری کریں اور ان کے حالات کا علم رکھیں، امن بحال رکھیں اور روزانہ افسران بالا تک رپورٹ پہنچائیں اس علاقہ میں مستعدی سے کام کر رہی تھی۔ ان کے پاس ریلیف کا سامان تو نہیں تھا لیکن متاثرین کے لئے سہولتیں پیدا کرنے میں پولیس نے بہت اہم رول ادا کیا۔ کھاوڑا علاقہ کے تھانہ انچارج جناب رانا صاحب نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ دن میں ایک دوبار خود ہمارے کیمپ میں آکر ہم سے ملتے تھے اور ہماری رہنمائی کرتے تھے پولیس اسٹیشن پر سیٹلائٹ ٹیلیفون کا انتظام تھا۔ انہوں نے ہمیں مفت ٹیلی فون کی اجازت دے دی جس کی وجہ سے قریباً ہر روز ہم مرکز سے رابطہ کرکے ان کو اپنی رپورٹ دے دیتے تھے اور ساتھ ہدایات و رہنمائی بھی حاصل کر لیتے تھے۔ جناب رانا صاحب کے ہم بہت ہی شکر گزار ہیں اور ان کے بہتر مستقبل اور ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔ جناب رانا صاحب چونکہ اس علاقہ سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے موصوف ہمیں آکر بتاتے تھے کہ دور دراز صحرائی علاقہ میں بعض گاؤں آباد ہیں وہاں کی ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی اور نہ ہی ان تک ہم پہنچ سکے اگر آپ جاسکیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے ہی دن ہماری ٹیم وہاں پہنچتی اور ریلیف اور medical aid پہنچا کر رانا صاحب کو رپورٹ دیتی اور وہ مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ہمارا شکریہ ادا کرتے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ہمارے پاس چار گاڑیاں تھیں۔ مزید ایک گاڑی راجھستان سے آکر شامل ہو گئی تھی۔ ہماری گاڑیوں نے چھ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب احسان اور سلوک ہمارے ساتھ رہا کہ سبھی گاڑیوں نے بھرپور ساتھ دیا۔

چیف منسٹر گجرات کے ریلیف فنڈ میں ڈیڑھ لاکھ روپے کا عطیہ:

مرکزی ہدایت کے مطابق قادیان سے ہی ڈیڑھ لاکھ روپے مالیت کا ڈرافٹ بنام چیف منسٹر گجرات بنوالیا گیا تھا۔ جسے ان کے آفس گاندھی نگر میں مورخہ 21 فروری کو گجرات کے متاثرین کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے عطیہ کے طور پر دیا گیا۔ کئی اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوئیں۔

واپسی سے پہلے ہم نے اپنی مکمل کارگزاری رپورٹ کی ایک ایک کاپی ڈی سی صاحب ضلع کچھ، ڈی سی ایس پی صاحب کچھ اور ایڈیٹر صاحب اخبار ”کچھ متر“ کو ان کے دفتر میں جا کر دی۔

انتظامی ڈیوٹیاں:

انتظامات کو بہتر طور پر چلانے کے لئے مختلف شعبہ جات بنا کر احباب کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ ان میں اعلیٰ افسرانِ پولیس و پریس سے رابطہ، خرید اشیاء، خدمت خلق، نظم و ضبط، حفاظت، تقسیم ریلیف، صفائی و آب رسانی، لنگر، طبی خدمات، فوٹوگرافی، روشنی، دفتری امور، استقبال اور سٹورز وغیرہ کے شعبے تھے۔ اسی طرح پنجوقتہ نماز باجماعت کے لئے بھی کیمپ میں باقاعدہ انتظام تھا۔ سب احباب نے اپنے اپنے شعبہ میں نہایت تندہی اور اخلاص سے کام کیا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ہمارے کیمپ میں ”ریلیف کیمپ احمدیہ مسلم جماعت“ اور ”لنگر ہیومینٹی فرسٹ“ اور ”مجلس خدام الاحمدیہ بھارت“ کے مختلف زبانوں میں بڑے بڑے بینرز لگے تھے۔ اسی طرح ہماری سبھی گاڑیوں کے آگے پیچھے اور سائیڈز میں مختلف زبانوں میں ”ریلیف گجرات منجانب احمدیہ مسلم جماعت“ کے بینرز لگے ہوئے تھے۔ کیمپ اور اس کے اطراف میں اونچی طاقت کے بلب لگائے گئے تھے۔ کیمپ بہت ہی مناسب جگہ پر لگایا گیا تھا جو کھاوڑا قصبہ کے باہر دو بڑی شاہراہوں کے نزدیک تھا۔ اور ہر ایک گزرنے والے کی نظر ہمارے کیمپ پر پڑتی تھی۔

منجملہ سبھی خدام و انصار نے بہت ہی مستعدی، محنت اور مکمل اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ مفوضہ فرائض سر انجام دئے۔ جہاں پر اور جس کام کے لئے بھی خاکسار نے کسی کی ڈیوٹی لگائی پورے خلوص محنت اور احسن طریق پر ہر ایک نے اپنی ڈیوٹی سر انجام دی۔ بعض عمر اور تجربہ کے لحاظ سے خاکسار سے سینیئر تھے لیکن ہر ایک نے قابل رشک اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرۃ۔

ہمارے لئے وہاں مناسب کھانے کی سہولت تک نہ تھی۔ تیز ہوا کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ بغیر ریت کا کھانا مہیا ہو سکے جب کہ وہاں کے مقامی لوگ تو اس کے عادی تھے۔ رفع حاجت کے لئے باہر جانا پڑتا تھا اور سونے کے لئے ریت میں ہی خیمے نصب کئے گئے تھے، جنہیں صبح سے شام تک چلنے والی تیز ہوا ریت سے بھر دیتی تھی۔ میٹھے پانی کی قلت کی وجہ سے اکثر کھارے پانی سے ہی نہانا پڑتا تھا وہ بھی ہفتہ میں ایک یا دو بار ہی۔ اسکے باوجود سب کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی رہی اور سب نے خوب محنت سے کام کیا۔

قادیان سے 23 افراد پر مشتمل ہمارا یہ قافلہ روانہ ہوا تھا بعد میں ممبئی سے 6 خدام اور راجھستان سے 9 خدام مزید آکر ہمارے قافلہ میں شامل ہو گئے تھے۔ عثمان آباد سے ایک اور گاندھی دھام سے ایک خادم آئے۔ اس کے علاوہ مورخہ 11 فروری کو مزید 14 افراد کا ایک قافلہ قادیان سے ایک جیپ اور دو ٹرک کمبل اور ریلیف کی دیگر اشیاء لیکر محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم کی قیادت میں روانہ ہوا جو 14 فروری کو ہمارے پاس کھاوڑا پہنچا۔ ان سبھی کو اللہ تعالیٰ نے بڑھ چڑھ کر خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔ الغرض کل 57 افراد (خدام و انصار) کو گجرات میں خدمت کا موقعہ ملا۔

جب ہمارا قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو گاؤں کے کئی معزز لوگ اور نوجوان ہمیں الوداع کرنے کے لئے آئے اور بڑے ہی جذباتی انداز میں کہہ رہے تھے کہ ......پھر کب آؤ گے...... ہمیں بھولنا نہیں......اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کرنا۔ بعض نوجوان تو ہمارے نوجوانوں سے گلے مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ آج بھی ان کے معصوم چہرے ہماری نظروں کے سامنے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب ہمارا ایک قافلہ Tents اور ریلیف کا سامان اور Medical Aid لیکر گجرات روانہ ہونے والا ہے۔

اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام کے مطابق 19 فروری کو بعد نماز ظہر کھاوڑا سے ہمارا قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا اور گجرات اور راجھستان کے صحرائی سفر کے بعد 21 اور 22 فروری کی درمیانی شب قریباً بارہ بجے بخیریت قادیان دارالامان پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس زلزلہ میں ہم نے ایسے دل دہلا دینے والے مناظر دیکھے جنہیں قلمبند کرنا ناممکن ہے۔ پھٹی پرانی چادروں اور پالی تھین کی چادروں کے نیچے سر چھپائے بیٹھے بھوکے پیاسے بچوں اور عورتوں کی تکلیف دہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو کھلے آسمان کے نیچے ہی بسیرا کرتے تھے جبکہ رات کی سردی میں بغیر لحاف کے گزارنا مشکل تھا۔ جب کبھی ان کے پاس سے گزرتے تھے تو بعض تو ہاتھ پھیلا کر سامنے آجاتے تھے۔ لیکن بے شمار عزت دار عورتیں اور معصوم بچے ایسے بھی تھے کہ جن کی نگاہیں ہر ایک رہ گزر کی طرف پُرامید ہو کر اٹھتی تھیں لیکن حیا اور شرم سے زبان سے کچھ کہہ نہ پاتے تھے لیکن ان کے خاموش الفاظ ہر حساس دل کو بہت کچھ پیغام دے دیتے تھے۔ ان کی بے بسی و حالت زار دیکھ کر ہم بھی آنسو بہائے بغیر رہ نہ سکے۔

ہر دل ماتم کدہ تھا۔ کون تعزیت کرے اور کون غم گساری۔ کوئی بیوہ ہے تو کوئی یتیم ہے۔ کسی کو بیٹے کا غم کھائے جا رہا ہے تو کسی کو بیوی بچوں کی اجتماعی موت کے نظارہ نے پاگل کر دیا ہے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے عزیزوں پر قیامت برپا ہوئی۔ ان کے چیخنے چلانے اور بچاؤ......بچاؤ...... کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑتی رہیں لیکن وہ کچھ کر نہ سکے۔ خوف اور ہیبت ہر ایک کے چہرہ پر عیاں تھی۔ وہاں کے بھوکے پیاسے اور بے گھر یتیم بچے بیوائیں اور آفت زدہ عوام آج بھی مدد کے محتاج ہیں۔ لیکن اس سے بھی دردناک نظارہ ہماری آنکھوں نے یہ دیکھا کہ بعض متعصب تنظیمیں ایسے وقت میں بھی اپنی فرقہ وارانہ اور متعصبانہ ذہنیت کو بھلا نہ سکیں۔ انہوں نے مذہب کے نام پر امتیاز برتا۔ اپنے لنگر اور ریلیف کا دائرہ اپنوں تک ہی محدود رکھا۔ دھرم کے نام پر انسانیت کا بٹوارہ کیا۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ نے ریلیف کی تقسیم کا آغاز ہی ہندو بستی سے کیا اور کھاوڑا کے ہندو ٹھاکر محلہ کے Tents میں جب ہم ریلیف لے کر گئے تو پہلے انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ ہم آپ سے ریلیف نہیں لیں گے کیونکہ ہماری تنظیم ہمارا خیال رکھ رہی ہے۔ لیکن جب ہم نے اصرار کیا کہ اگر آپ ہم سے ریلیف نہیں لیں گے تو ہمیں بہت تکلیف ہو گی کیونکہ ہم تو آئے ہی آپ کی خدمت کے لئے ہیں۔ آپ کم از کم ایک دن کا راشن ہی ہم سے قبول کریں بالآخر وہ راضی ہو گئے اور ہم نے اپنی گاڑی سے ان کے ٹینٹ تک راشن پہنچایا۔ جس کا اظہار ایک ٹھاکر نیتا نے گاؤں میں ہو رہی ایک میٹنگ میں بھی کیا۔

اب بھی اس علاقہ سے فون آرہے ہیں کہ آپ لوگ دوبارہ آئیں اور اس علاقہ میں کام کریں۔ ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اس دور میں بنی نوع انسان سے مادر مہربان سے بھی بڑھ کر پیار کرنے والے، جان و دل سے پیارے ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے جن کی زیر قیادت جماعت احمدیہ کو ایسی مثالی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

پاگل گائے کی بیماری یا

Mad Cow Disease

(تحقیق وترجمہ: مصباح انور۔ سویڈن)

BSE جو کہ Bovine Spongiform Encephalophathy کا مخفف ہے اور Mad Cow Disease کا سائنسی نام ہے۔ BSE آجکل ہر روز ہی اخبار کی سرخی کا موضوع بنتا ہے اور یورپ میں رہنے والوں کی ایک بھاری تعداد گوشت کو اس بیماری کے خوف سے کھانا ترک کر رہی ہے۔ فرانس، انگلینڈ، جرمنی جیسے ممالک میں گائے کے گوشت کے استعمال میں ۴۰ فیصد سے زائد کمی آچکی ہے۔ حال ہی میں اس بیماری کے سکینڈل کی وجہ سے جرمنی میں دو وزراء مملکت کو مستعفی ہونا پڑا۔

BSE کا آغاز

BSE پہلی دفعہ ۸۰ کی دھائی کے آغاز میں ظاہر ہوئی اور اس کے چند کیسز سامنے آئے۔ ۱۹۸۶ء میں جب انگلستان کے ایک فارم پر اس بیماری کے کئی کیسز ہوئے تو اس بات کا احساس ہوا کہ یہ ایک نئی بیماری کا آغاز ہے۔ اس کے بعد سے اب تک ۸۲۰۰۰،ا کیسز تشخیص کئے جا چکے ہیں جن میں بھاری تعداد میں اس بیماری کا شکار انگلستان کے جانور ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں یہ بیماری آئرلینڈ، پرتگال، اٹلی، فرانس، ہالینڈ، اسپین، ڈنمارک، لکسمبرگ میں بھی جانوروں میں سامنے آئی ہے۔ یورپی برادری سے باہر BSE کے ۳۶۴ کیسز سوئٹزرلینڈ میں تشخیص کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی اس بیماری کا پتہ چلا ہے۔ ۹۰ کی دھائی کے آغاز میں یہ صورتحال سب سے زیادہ تشویشناک تھی جبکہ صرف ایک سال میں انگلستان میں اس کے ۳۰ ہزار سے زائد کیسز منظر عام پر آئے جبکہ آج یہ تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔

گزشتہ سال اس بیماری کے متعلق بحث نے پھر سر اُٹھایا جب اس بیماری کا سراغ ایسے ملکوں کے جانوروں میں لگایا گیا جو قبل ازیں اس بیماری سے پاک سمجھے جاتے تھے۔ ان میں فرانس اور جرمنی قابل ذکر ہیں۔ فرانس میں اس بیماری میں مبتلا جانوروں کی تعداد بڑھنے اور منظر عام پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ حکام نے نہایت سرگرمی سے اس بیماری میں مبتلا جانوروں کی تلاش کیلئے اقدامات کئے ہیں۔ جرمنی میں بھی اب تک کم از کم ۷۰ کیسز سامنے آچکے ہیں جبکہ اس سے قبل ایک آدھ کیس درآمد شدہ جانوروں میں ظاہر ہوتا تھا۔ ان نئے کیسز کے سامنے آنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے گائے کے گوشت کی بجائے سؤر اور مرغی کے گوشت کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ صرف فرانس میں اکتوبر ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۱ء تک گائے کے گوشت کے استعمال میں ۴۰ فیصد کمی آچکی ہے۔ جرمنی اور سویڈن میں بھی اس کے استعمال میں نمایاں اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عوام دراصل اس بیماری کی انسانی قسم جو کہ CRBUTZFELDT JAKOBS DISEASE یا VCJD کے نام سے موسوم ہے، میں مبتلا ہونے سے خوفزدہ ہیں۔ اب تک ۹۰ افراد اس بیماری یعنی VCJD میں مبتلا ہوئے ہیں اور اس کا انجام موت ہے۔ دو کے علاوہ باقی تمام کیسز انگلستان میں ہوئے ہیں۔ باقی دو کیسز فرانس اور آئرلینڈ میں ہوئے۔ عام VCJD کے برعکس اس قسم کی بیماری میں نوجوان لوگ مبتلا ہوئے ہیں اور سائنسدانوں کو پورا یقین ہے کہ اس بیماری میں اور BSE میں باہم تعلق ہے مگر وہ ابھی یہ نہیں جانتے کہ یہ بیماری ظاہر ہونے میں کتنا وقت لیتی ہے اور اس بیماری میں مبتلا لوگوں نے کیا کھایا تھا اس لئے کوئی بھی نہیں جانتا کہ شاید یہ ایک نئی موذی مرض کا آغاز ہو۔

BSE کے پھیلنے کی وجوہات

BSE یا پاگل گائے کی بیماری ایک Biological ٹریجڈی ہے جبکہ جانور پالنے والوں نے جانوروں کو مردہ جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں سے بنی ہوئی خوراک کھلائی اور اس سے ان کے تمام مقاصد جو کہ وہ جانوروں کی پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں چاہتے تھے وہ پورے ہوئے۔ خرابی اس وقت پیدا ہوئی جب مردہ جانوروں کو جلا کر ان کا پاؤڈر بنانے والی کمپنیوں نے اپنے بجلی کے اخراجات کم کرنے کے لئے اس درجہ حرارت کو کم کر دیا جس پر وہ جانوروں کو جلاتے تھے۔ اور یہ بیماری ان مردہ جانوروں سے زندہ جانوروں میں منتقل ہو گئی جب اس پاؤڈر کو بطور خوراک ان کو استعمال کروایا گیا کیونکہ مردہ جانوروں کے وہ اعضاء جہاں اس بیماری کے جراثیم پائے جاتے ہیں مثلاً دماغ، ٹانسلز، ریڑھ کی ہڈی کا گودہ وغیرہ بھی اس پاؤڈر میں شامل تھے۔

BSE کی سائنسی توجیہ

BSE ایک پروٹین کے Deform ہونے یا اپنی ہیئت بدل لینے کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس بیماری میں انسان کے علاوہ دوسرے گوشت خور جانور مثلاً بھیڑیں، بچوں والے جانور اور مینک (Mink) بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سب میں مشترک عنصر Deformed protien ہے جو کہ Prion کہلاتی ہے۔ اور Nervecells کے Tissues یعنی اعصابی ریشوں میں موجود ہوتی ہے۔ جب Prion کا ملاپ کسی صحتمند پروٹین سے ہوتا ہے تو یہ اُسے بھی deform کر دیتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ deformed پروٹین بڑھتی جاتی ہے بالآخر ان کے اثرات سے دماغ کھوکھلا یا اسفنج کی مانند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے SPONGIFORM ENCEFALEPATHI کا نام دیا گیا ہے۔ گائے میں BSE کی صورت میں جسم میں توازن قائم رکھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور جسم کو جھٹکے لگتے ہیں جو کہ اکثر لوگ ٹی۔وی پر دیکھ چکے ہیں۔ بھیڑوں میں یہ بیماری SCRAPIE کے نام سے موسوم ہے اور کئی سو سال سے پائی جاتی ہے۔ ایک نظریئے کے مطابق BSE کا آغاز ان بیمار بھیڑوں کے اعضاء کے پاؤڈر صحتمند جانوروں کی خوراک میں استعمال سے ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ بیماری بلیوں اور مینک (Mink) میں پھیل گئی جنہیں BSE میں مبتلا گائے کا گوشت کھانے کو دیا گیا۔ پرندوں اور سؤروں میں ابھی تک اس بیماری کے اثرات نہیں پائے گئے حالانکہ ان کو بھی گائے کے گوشت اور ہڈیوں کا پاؤڈر کھانے کو دیا گیا۔ انسانوں میں اس بیماری کو VCJD کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اس کے اثرات میں یادداشت کا کمزور ہونا، ڈیپریشن وغیرہ ہیں شروع میں انسان چلنے سے معذور ہو جاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ کمیونی کیشن کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور پھر Coma کوما میں چلا جاتا ہے۔ اس مرض کے ظاہر ہونے کے بعد ایک سال کے اندر موت واقع ہو جاتی ہے جبکہ یہ بیماری جسم کے اندر نشوونما پانے میں کئی سال لے لیتی ہے۔

BSE کے خاتمے کیلئے اقدامات

ماہرین کے مطابق جانوروں میں BSE کے خاتمے کیلئے ان کی خوراک کے متعلق جو اصول وضع کئے گئے ہیں اگر ان پر صحیح طرح سے عمل کیا جائے تو BSE کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سویڈن کے ماہر حیوانات اور BSE کے ماہر ڈاکٹر Martin Wierp کے مطابق BSE کو پانچ سے دس سال کے دوران ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کے مطابق وہ ذرائع جن سے یہ بیماری پھیلتی ہے ان کا پتہ لگا لیا گیا ہے اور احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس بیماری کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

BSE کے خاتمے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:۔

ا۔ ہڈیوں کے پاؤڈر کی جانوروں کے کھانے میں استعمال کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

۲۔ بیمار جانوروں کے جسم کو تلف کر دیا جائے اور تلف کرنے سے قبل وہ اعضاء جہاں BSE ہونے کا امکان زیادہ ہے مثلاً دماغ، آنکھیں، ٹانسلز، ریڑھ کی ہڈی کا گودا وغیرہ وہ علیحدہ کر لیا جائے۔

۳۔ تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کو ذبح کرنے سے قبل ان کا ٹیسٹ کیا جائے کہ آیا وہ اس بیماری میں مبتلا تو نہیں۔

تاہم ابھی سویڈن، فن لینڈ اور آسٹریا اس ٹیسٹ سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن ۳۱ مئی ۲۰۰۱ تک اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ ان ملکوں میں بھی لازمی قرار دیا جائے یا نہیں کہ تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کا ٹیسٹ کیا جائے۔ کیونکہ ابھی تک ان ممالک میں اس بیماری کا کوئی کیس ظاہر نہیں ہوا۔ جانوروں کے ڈھانچوں اور فاضل مواد کے جانوروں کے کھانے میں استعمال پر پابندی کے بعد اس بات کا امکان بڑھ گیا ہے کہ بطور کھاد اس کا استعمال کیا جائے گا۔ انگلستان میں جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں کا زراعت میں استعمال منع ہے۔ ناروے میں محکمہ زراعت نے حیوانات کے محکمہ کو اس بات کی تحقیق کرنے کو کہا کہ اگر جانوروں کے گوشت اور ہڈیوں کے سفوف کو بطور کھاد استعمال کیا جائے تو BSE پھیلنے کا کیا امکان ہے۔ یاد رہے کہ ناروے میں جانوروں کے سفوف اور فاضل مواد کو کھاد کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

یورپین برادری اور انگلستان کے حکام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انگلستان میں تیس ماہ سے زائد عمر کے جانوروں کو ہلاک کر کے تلف کر دیا جائے اور عوام کے اعتماد کو بحال کرنے کی خاطر جانوروں کو ہلاک کر کے تلف کیا جا رہا ہے مگر اس کام میں بھی تعطل پیدا ہو گیا ہے کیونکہ کئی ملین جانوروں کو ہلاک کر کے جلانا اور پاؤڈر میں تبدیل کر کے تلف کرنا بہت بڑے ذرائع کا متقاضی ہے اس وقت تک ۵۰۰۰۰۰ ٹن جلے ہوئے ڈھانچے انگلینڈ کے ایئرفورسز کے گوداموں میں رکھے ہوئے ہیں اور ان کا تلف کرنا مسئلہ بن چکا ہے۔

ایشیا میں BSE کے پھیلاؤ کا خطرہ

ایشیا میں بھی BSE پھیلنے کا خطرہ ہے اور اندیشہ ہے کہ یہ بیماری عنقریب ہندوستان، انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا میں بھی پھوٹ پڑے۔ اس بات کا اندیشہ Iain Mcgill جو کہ ایک ریسرچ ڈاکٹر ہیں اور ۹۰ کی دھائی میں برطانوی محکمہ زراعت میں کام کر چکے ہیں نے ظاہر کیا ہے۔ Dr.Iain Mcgill نے بتلایا ہے کہ ۱۹۸۶ء میں جب برطانیہ میں مردہ جانوروں کے ڈھانچوں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا تھا تو ان پانچ ممالک نے بڑی تعداد میں یہ سفوف درآمد کیا تھا۔ مثلاً ۱۹۹۳ء میں ۲۰،۰۰۰ ٹن سفوف انڈونیشیا کو برآمد کیا گیا تھا اور ۶۰۰ ٹن جرمنی کو جہاں پر BSE کے ۷۰ کیسز سامنے آئے ہیں۔ حال ہی میں روس کے ایک وزیر نے مغربی یورپ سے گوشت کی درآمد پر پابندی لگانے کی دھمکی دی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی یورپ میں گوشت کے استعمال میں کمی کی وجہ سے گوشت کی بہتات ہو گئی ہے اور یورپ کی بڑی کمپنیاں ایسا گوشت جس کا ٹیسٹ نہیں کیا گیا یا ان میں BSE پائے جانے کا امکان ہے روس اور ایسٹ یورپ میں سستے داموں بیچ رہی ہیں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

سیدنا حضرت بلالؓ

مؤذن رسولؐ سیدنا حضرت بلالؓ کی کنیت ابوعبداللہ اور عبدالرحمٰن تھی۔ والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ تھا اس لئے آپؓ ابن حمامہ بھی کہلاتے۔ آپؓ کا رنگ گندم گوں سیاہی مائل تھا۔ جسم دبلا پتلا، سر کے بال گھنے اور لمبے تھے۔ رخساروں پر گوشت بہت کم تھا۔ آپؓ کی والدہ حبشہ کی رہنے والی تھیں اور والد سرزمین عرب سے تعلق رکھتے تھے لیکن چونکہ والد کا رنگ سیاہ تھا اس لئے عرب انہیں حبشی ہی سمجھتے تھے۔ حضرت بلالؓ مکہ میں (یا بعض روایات کے مطابق یمن اور حبشہ کے قریب ایک جگہ سراۃ میں) پیدا ہوئے۔ آپؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرمہ راحیلہ راشد کے قلم سے ماہنامہ "تشحیذالاذہان" دسمبر ۱۹۹۹ء کی زینت ہے۔

حضرت بلالؓ مکہ کے پہلے سات آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ قبولِ اسلام سے وقت آپؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے جس نے آپؓ پر مظالم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ ابوجہل بھی ظلم کرنے والوں میں پیش پیش تھا۔ وہ آپؓ کو گرمیوں کی دوپہر کھلے میدان میں لے جاکر منہ کے بل لٹاکر اوپر بھاری پتھر رکھ دیتا۔ پھر آپؓ کے گلے میں رسی ڈال کر قبیلے کے آوارہ لڑکوں کے سپرد کردیتا جو آپؓ کو گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے۔ ایک بار یہ مظالم دیکھ کر آنحضورﷺ نے فرمایا: "اگر ہمارے پاس کچھ ہو تو ہم بلالؓ کو خرید لیں"۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضورﷺ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے حضرت بلالؓ کو سات اوقیہ (قریباً تیئس تولے) سونے کے عوض خرید کر آزاد کردیا۔

امیہ کے بارہ میں آنحضورﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ جب جنگ بدر سے پہلے ابوجہل کفار کے لشکر کو لے کر مکہ سے نکلنے لگا تو امیہ کی بیوی نے امیہ کو آنحضورﷺ کے الفاظ یاد دلائے۔ اس پر امیہ نے کہا کہ مجھے یاد ہے اور میں لشکر کو روانہ کرکے خود واپس آجاؤں گا، آگے نہیں جاؤں گا۔ لیکن امیہ کسی نہ کسی طرح لشکر کے ساتھ ہی بدر کے میدان میں پہنچ گیا اور جنگ میں شریک ہوا۔ جب جنگ کا زور ٹوٹ گیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے امیہ سے باتیں شروع کیں۔ اتنے میں حضرت بلالؓ کی نظر امیہ پر پڑ گئی اور آپؓ نے فرمایا: "کفر کا سردار امیہ اگر بچ کر نکل جائے تو میری بھی کیا زندگی ہے"۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ یہ میرا قیدی ہے تو بلالؓ نے پھر اپنی بات دہرائی۔ اس کے ساتھ ہی کئی تلواریں کوندیں اور امیہ ہلاک ہوکر آنحضورﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا بنا۔

مکہ میں نماز فرض ہوچکی تھی لیکن اذان مدینہ میں شروع ہوئی جب ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بن خزرجی کو کشف میں اذان کے الفاظ بتائے گئے۔ انہوں نے آنحضورﷺ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ اٹھو اور جس طرح یہ بتاتے ہیں، تم اونچی آواز سے کہتے جاؤ۔ ابھی اذان مکمل نہ ہوئی تھی کہ حضرت عمرؓ وہاں پہنچے اور عرض کیا کہ مجھے بھی ایسا ہی بتایا گیا ہے۔ تب آنحضورﷺ نے فرمایا: "الحمدللہ یہ خدا کی طرف سے ہے"۔ حضرت بلالؓ کی آواز کی خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ آواز بلند اور لمبی تھی۔

حضرت بلالؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۸ ہجری میں جب مکہ فتح ہوا تو آپؓ بھی آنحضورﷺ کے ساتھ تھے۔ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ جو بلال کے جھنڈے کے نیچے آجائے وہ بھی آج امن میں ہے۔

ایک دن فجر کی نماز کے بعد آنحضورﷺ نے بلالؓ سے فرمایا: بلالؓ! تُو نے مسلمان ہوکر سب سے بہتر عمل کیا کیا؟ کہ آج رات جب خدا نے مجھے جنت کی سیر کروائی تو مَیں نے ہر جگہ تمہارے پاؤں کی چاپ کو محسوس کیا"۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اَور تو مجھے کسی عمل کا علم نہیں۔ صرف اتنا ہے کہ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کی اور وضو کیا تو دو رکعت نماز نفل ادا کئے"۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے "ہمارے آقا بلالؓ کو ہمارے آقا ابوبکرؓ نے آزاد کیا"۔ جب آنحضورﷺ کا وصال ہوا تو حضرت بلالؓ نے اذان دینی بند کردی۔ پھر ایک بار حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی درخواست پر مسجد نبوی کی چھت پر کھڑے ہوکر فجر کی اذان کہی تو مدینہ میں کہرام مچ گیا۔ لوگوں کو اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہﷺ کا زمانہ یاد آگیا۔

حضرت بلالؓ نے قریباً ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت جب آپؓ نے اپنی بیوی کو روتے دیکھا تو فرمایا: کیوں روتی ہو؟ مجھے ایک لمبی جدائی کے بعد کل اپنے محبوب آقا اور آپؐ کے اصحاب سے ملاقات کا موقعہ نصیب ہوگا۔ حضرت بلالؓ کی تدفین دمشق کے باب صغیر میں ہوئی۔

قبول احمدیت کی داستان

ہفت روزہ "بدر" ۴/نومبر ۱۹۹۹ء میں مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب اپنی قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مَیں نے ۱۹۸۰ء میں الہ آباد بورڈ سے عربی ادب میں فضیلت کی سند حاصل کی۔ ۸۱ء میں دارالعلوم مئو سے حدیث کا دَور مکمل کیا اور دوبارہ دارالعلوم دیوبند سے حدیث کا دَور مکمل کیا۔ پھر بنگال کے مختلف مدارس میں درس و تدریس کا مشغلہ اختیار کیا اور ۹۰ء سے ۹۵ء تک صدر مدرس و شیخ الحدیث کے عہدہ پر رہے۔ پھر پنجاب آئے تو پہلے پنجاب میں احمدیت کی مخالفت میں کمربستہ ہوئے اور پھر ہماچل پردیش و ہریانہ میں بھی احمدی مبلغین کا تعاقب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اُس وقت حسد و عناد میں مخالفین احمدیت کی کتب کا مطالعہ کیا کرتے تھے کہ اچانک نفس لوّامہ نے ابھرنا شروع کیا اور پھر عقل سلیم کے تقاضے پر احمدی کتب کا مطالعہ کرنے کی خواہش بھی پیدا ہوئی۔

بہت تلاش کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دو تصانیف "براہین احمدیہ" اور "حقیقۃالوحی" دستیاب ہوئیں تو ان کے مطالعہ سے حق کی حقانیت روشن ہوگئی اور مخالفین احمدیت کا کذب بھی واضح ہوگیا۔ چنانچہ ۱۹۹۷ء میں پورے انشراح کے ساتھ قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔

جنرل نذیر احمد

پاکستانی فوج میں جو احمدی پہلی مرتبہ جرنیلی کے رتبہ پر فائز ہوئے وہ جنرل نذیر احمد صاحب تھے۔ کچھ عرصہ پہلے برطانوی حکومت نے تقسیم ہند کے وقت انتقال اقتدار کے تمام کاغذات تاریخ محفوظ رکھنے کی غرض سے شائع کردئے ہیں۔ ان میں ایک جگہ وائسرائے کا کمانڈر انچیف کے نام خط ہے جس میں ہدایت دی گئی ہے کہ پاکستانی فوج کی تشکیلِ نو کے وقت بریگیڈیر نذیر احمد سے ضرور ملاقات کرلیں۔ جنرل نذیر احمد صاحب کے بارہ میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا ایک مختصر مضمون ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جنوری ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

جنرل نذیر احمد صاحب حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے ہم زلف تھے اور جب حضرت چودھری صاحبؓ کی تعیناتی چین میں ہوئی تو آپؓ کے ملٹری سیکرٹری کی حیثیت سے میجر نذیر احمد بھی آپؓ کے ہمراہ چین گئے تھے۔ حضرت چودھری صاحبؓ اپنی خودنوشت "تحدیث نعمت" میں بھی مختصراً میجر صاحب کا ذکر کیا ہے۔

جناب سید ضمیر جعفری اپنی ڈائری "ضمیر حاضر ضمیر غائب" میں ۱۹۴۸ء کے حوالہ سے رقمطراز ہیں: "میجر جنرل نذیر احمد، GOC بڑی جاندار شخصیت کے مالک ہیں۔ چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، گٹھا ہوا جسم، کوہستان نمک کی پیداوار، اُس کی چٹانوں کی طرح مضبوط اور نمک کی طرح خوش ذائقہ۔ بیک وقت آسان بھی اور مشکل بھی۔ آسان یوں کہ اُن سے ملنا آسان ہے۔ مشکل بھی یہی تھی کہ ان سے ملنا آسان ہے۔ GOC کے دفتر پر کھلی کچہری کا گمان ہوتا تھا۔ مشفق انسان، بارعب سپاہی۔......

جنرل سٹاف کے افسروں کے بقول جنرل نذیر کی مشکل یہ تھی کہ وہ کتاب کے مطابق نہیں لڑتے۔ کوئی پینترا اگر کتاب کے مطابق باندھ بھی لیتے تو بہت جلد کتاب سے باہر نکل آتے۔......

ایک انگریز کرنل میکے کے نزدیک جنرل نذیر اپنی ترائی میں ایک چھوٹا سا جنرل نیٹرنگ تھا۔ وہ اپنی لڑائی منصوبہ بندی کے تحت لڑتا۔ وہ ان جرنیلوں میں سے تھا جو اوپر والوں کے قابو میں نہیں آتے اور نیچے والوں کو قابو سے نکلنے نہیں دیتے اور جب میدان میں اتریں تو اپنی ذہنی اور جسمانی توانائی کا ایک "اونس" تک بچاکر نہیں رکھتے۔ وہ عام کوٹ پتلون میں بھی جرنیل معلوم ہوتا ہے۔ (جنرل نیٹرنگ "جرمن افریقی کور" میں جنرل رومیل کا جانشین تھا)۔"

شیطان سے نجات کا طریق

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ جنوری ۲۰۰۰ء میں مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کے قلم سے ایک چھوٹی سی نصیحت آموز کہانی شامل اشاعت ہے کہ ایک بزرگ کے پاس کچھ عرصہ دین کا علم سیکھنے کے بعد جب ایک شاگرد واپس اپنے گھر جانے لگا تو بزرگ نے پوچھا: کیا تمہارے ہاں شیطان بھی ہوتا ہے؟۔ وہ بولا: شیطان تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ پوچھا کہ اگر تم اللہ میاں سے دوستی لگانی چاہو اور شیطان تمہیں گمراہ کرے۔ تو کیا کروگے۔ جواب دیا: شیطان کا مقابلہ کروں گا۔

فرمایا: فرض کرو مقابلہ کرکے اُسے مار بھگایا لیکن دوبارہ وہ راستہ میں آکھڑا ہوا تو پھر...... عرض کیا: پھر مقابلہ کروں گا۔

فرمایا: اگر تیسری دفعہ بھی وہ راستہ میں آجائے تو پھر...... یہ سن کر طالبعلم پریشان ہوا اور کہا کہ میرے پاس شیطان کا مقابلہ کرنے کے علاوہ اور کیا چارہ ہے۔ بزرگ نے کہا کہ تم ساری عمر شیطان سے مقابلہ ہی کرتے رہے تو اللہ میاں تک کب پہنچوگے۔ طالبعلم لاجواب ہوگیا۔

بزرگ نے پھر پوچھا کہ اگر تم اپنے دوست کو ملنے جاؤ اور اُس کا کتا تمہیں دروازے تک نہ پہنچنے دے تو کیا کروگے۔ شاگرد بولا: کتے کو ماروں گا۔ پوچھا: اگر مارنے سے وہ دور ہٹ گیا لیکن پھر تم پر حملہ کیا تو کیا کروگے۔ عرض کیا: پھر ماروں گا۔ بزرگ بولے کہ اگر تیسری مرتبہ پھر وہ تم پر حملہ آور ہو تو...... جواب ملا کہ پھر اپنے دوست کو آواز دوں گا کہ ذرا باہر نکلو اور اپنے کتے کو پکڑو۔

اس پر بزرگ بولے کہ بس یہی گُر شیطان کا مقابلہ کرنے کا ہے۔ جب بھی تم برائی اور شیطان کا مقابلہ نہ کرسکو تو اللہ میاں سے ہی مدد چاہو۔ شیطان دراصل اللہ میاں کا کتا ہے جس سے اللہ ہی بچاسکتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

16/04/2001 – 22/04/2001

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 16th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.122, Final Part ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.230 ®Rec: 05.12.96
02.05 Speech: 'Sacrifice of early Ahmadis' Produced by MTA Pakistan
03.10 Urdu Class: Lesson No.133 Rec.29.12.95 ®
04.30 Learning Chinese: Lesson No.209 ® Hosted by Usman Chou Sahib
04.50 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.13.08.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.32 Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran: No.15 (1998) ®Rec:17.01.98
08.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.230 ®
08.11 Urdu Class: Lesson No. 124 ® Rec:29.12.95
10.20 Documentary: A Visit to Barheen Commentator: Saleem ul Din Sahib
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 18.09.2000
13.50 Children's Corner: Kudak No.32 ®
14.00 Bengali Service: Various Items
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.11
16.15 Children's Class: Lesson No.125, Part 1 Rec:19.09.98
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class: Lesson No.134/ Rec.30.12.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.231
20.30 Turkish Programme: Introduction to Ahmadiyyat – Part No.5
21.05 Rohani Khazine: Programme No.26/P.2
21.20 Rencontre Avec Les Francophones Rec.18.09.00 ®
22.30 Homeopathy Class: Lesson No.11 ®
23.30 Documentary: A Visit to Braheen ®

Tuesday 17th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Mulaqat: Class No.125, Part 1 ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.231 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.10 MTA Sports: Volleyball Final, Rabwah Produced by MTA Pakistan
03.10 Urdu Class: Lesson No.134 ®Rec: 30.12.95
04.15 Speech: Maualana Sultan M. Anwer Sb Held at Jalsa Salana District Bhawalnagar
04.45 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.125, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.10.03.00 With Pushto Translation
08.15 Rohazine Khazaine: Prog.26 / P.2 Quiz Prog. Braheen-e-Ahmadiyyat ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.231 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.134 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais c'est Facile: Lesson No.15
13.05 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00 With Bangla Speaking Guests
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.174
16.10 Children's Corner: Guldasta No.19 Produced by MTA Pakistan
16.35 Le Francais c'est Facile: Lesson No.15 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.25 Urdu Class: Lesson No.135 Rec.31.12.95
19.20. Liqa Ma'al Arab: Session No.233 Rec.11.12.96
20.20 Norwegian Programme: Various Items
20.50 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00 ®
21.55 Hamari Kaenat: Programme No.87
22.15 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.174 ® Rec.07.01.97
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.15 ®

Wednesday 18th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.19 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.233 ®
02.10 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.135 Rec.31.12.95 ®
04.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.15 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.174 ® Rec.07.01.97
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta No.19 ®
07.05 Swahili Programme: Muzaakhrah Host: Abdul Basit Shahid Sb.
08.05 Documentary: A visit to Muree
08.20 Hamari Kaenat: Prog. No.87 ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.233 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.135 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Urdu Asbaaq:
13.00 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.175
16.05 Urdu Asbaaq: ®
16.40 Children's Corner: Cartoons
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.136 / Rec.05.01.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.234
20.25 MTA France: Session de Questions/Reponse
21.05 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00 ®
22.00 Keh Kay Shan: 'Istaghfar'.
22.25 Tarjumatul Quran: Lesson No.175 ®
23.30 Urdu Asbaaq: ®

Thursday 19th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Cartoons ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.234 ®
02.00 Atfal Mulaqat: 16.08.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.136 ®
04.00 KehKay Shan: 'Istaghfar' ®
04.25 Urdu Asbaaq: ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.175 ®
06.05 Tilawat, News
06.30 Children's Corner: Cartoons ®
06.50 Sindhi Programme: F/S By Hazoor Rec.13.11.96
07.55 Tabarukaat: Hadhrat Maulana Abdul Ata Sb Jalsa Salana Rabwah 1969
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.234 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.136 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Aina: A reply to the allegations made against Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb. By Hafiz Shafique-ur-Rehman Sb.
13.10 Q/A Session With Hazoor / Rec.16.03.97
14.05 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor Rec.24.03.95
15.15 Homeopathy Class: Lesson No.12 Rec: 04.05.94
16.25 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.137/ Rec.06.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.235 Rec: 17.12.96
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah
20.45 Tabarukaat: Jalsa Salana 1970 ®
21.35 Quiz History of Ahmadiyyat No.81 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.10 Homeopathy Class: Lesson No.12 ®
23.25 Aina: Part 2 ®

Friday 20th April 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.235 ®
02.10 Tabarukaat: Jalsa Salana 1970 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.137 ®
04.05 MTA Lifestyle: Al Maidah
04.15 Aina: Part 2 ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.11 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.81 ®
07.45 Saraiky Programme: Friday Sermon Rec.28.07.00
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.235 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.137 ®
10.50 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.20 Bengali Service: Various Items
11.50 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya
14.20 Majlis e Irfan: Rec.04.08.00
15.20 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.45, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.138 Rec.07.01.96
19.05 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.236 Rec.18.12.96
20.10 Speech: Freedom of Mind & Religion By Maulana Sultan Mehmood Anwar Sb
20.55 Documentary:Safr Hum Nay Kiya ®
21.15 Friday Sermon: ®
22.00 All Pakistan Moshaira
23.00 Majlis Irfan: Rec.04.08.00 ®

Saturday 21st April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.45, Part 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Friday Sermon: ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.236 ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.138 ®
04.15 Computers for Everyone: Part 95 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.50 Majlis e Irfan: Rec.04.08.00 ®
06.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
06.50 Children's Class: No.45 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.20 MTA Mauritius: Classe des enfants
08.25 Interview: Host Hafiz Muzaffar Ahmad Sb Guest: Mujeeb ur Rehman Sb, Advocate
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.236 ®
10.05 Urdu Class: Lesson No.138 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Computers for Everyone: Part No.95 ®
13.10 German Mulaqat: Rec.16.09.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.15 Quiz Anwar-ul-Aloom: Prog. No.3 Host: Fareed Ahmad Naveed Sb.
16.00 Children's Class: With Huzoor Rec.21.04.01
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.139 Rec.12.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.237 Rec:19.12.96
20.55 Arabic Programme: A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No.12
21.20 Children's Class: ® Rec.21.04.01
22.25 Waqfeen-e-Nau Programme: From Rabwah
22.55 German Mulaqat: Rec.16.09.00 ®

Sunday 22nd April 2001

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.237 ®
02.05 MTA Variety: By Shabir Ahmad Topic: TarbiyyatN Nau Mabien
02.55 Urdu Class: Lesson No.139 ®
03.55 Seeratun Nabee (saw): Prog. No.29
05.00 Children's Class: Rec.21.04.01 ®
06.05 Tilawat, News
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: 16.09.00 ®
08.20 Chinese Programme: Part 39 Islam Amongst Religions
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.237 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.139 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.210 With Usman Chou Sahib
13.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.17.09.00
14.20 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: From London ®
15.50 Medical Matters: Childcare
16.25 Children's Class: No.125 Final Part Rec.19.09.98
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.140 Rec. 13.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.238 With Arabic Speaking Guests
20.35 MTA Variety: UN Footage from the career of Sir Mohammad Zafrullah Khan Sb
21.35 Dars ul Quran No. 16 Rec:18.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, April 13, 2001 | Issue No. 15

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

وادیٔ کشمیر کے مجاہدین کی اٹھارہ مسلّح تنظیمیں

پاکستان کے ایک کالم نویس جناب مسعود احمد قریشی کا معلومات افزا نوٹ:

"مقبوضہ کشمیر میں اٹھارہ مجاہدین گروپ مسلح کارروائیاں کررہے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)

حزب المجاہدین۔ یہ پاکستان نواز ہے جسے مقبوضہ کشمیر میں جماعت اسلامی نے ۱۹۸۹ء میں سری نگر میں تیار کیا تھا۔ اس کے سپریم کمانڈر صلاح الدین پاکستان میں مقیم ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں اس کے فیلڈ کمانڈر عبدالمجید ڈار ہیں۔ کل مجاہدین کا نوے فیصد یہ سپلائی کرتا ہے اور ۹۵ فیصد گوریلا کارروائیاں یہ گروپ کرتا ہے۔ بھارتی حکومت تسلیم کرتی ہے کہ اس میں اکثریت کشمیریوں کی ہے اور ایڈوانی کے مطابق یہ اپنے ہی کشمیری ہیں اور ان سے بات چیت میں کوئی حرج نہیں۔ اس میں کچھ افغان اور چند عرب شامل ہیں۔ گیارہ سالہ مسلسل جنگ میں اس کے تین ہزار مجاہدین جام شہادت نوش کرچکے ہیں۔

(۲)

تحریک جہاد: ۱۹۹۷ء میں قائم کی گئی تھی۔ یہ پروفیسر عبدالغنی بٹ کا فوجی بازو ہے۔ اس کے فیلڈ کمانڈر فاروق قریشی ہیں۔ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں۔

(۳)

البدر مجاہدین: حزب المجاہدین سے الگ ہو کر ستمبر ۱۹۹۸ء میں ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ قائم کی گئی تھی۔ یہ تیسرا بڑا جنگجو گروپ ہے۔ بخت ترین اس کا موجودہ چیف ہے۔

(۴)

حرکت المجاہدین: اس کا پہلا نام حرکت الانصار تھا۔ یہ سب سے زیادہ متحرک گروپ ہے جسے امریکہ نے ۱۹۹۵ء میں دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا۔ یہ دیوبندی عقیدے کا گروپ ہے اس کا چیف فاروق کشمیری ہے۔ اس کے سیاسی گرو مولانا فضل الرحمٰن اور سمیع الحق ہیں۔ طالبان کے ساتھ اس کے مضبوط رشتے ہیں۔ مولانا اظہر محمود کے الگ ہو جانے سے اسے بہت نقصان پہنچا۔ دراصل اس تقسیم کی بنیاد پنجابی پختون سوچ کا فرق ہے۔

(۵)

حرکت جہاد اسلامی: مقبوضہ کشمیر میں اس کا لیڈر علی اکبر ہے جبکہ اس کا چیف قاری سیف اللہ ہے جس کا قیام افغانستان میں ہے۔ یہ گروپ مولانا فضل الرحمٰن کی جمعیت العلمائے اسلام کو اپنا سیاسی قبلہ مانتا ہے۔

(۶)

جیش محمد: یہ سب سے نئی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی تنظیم ہے۔ اسے مولانا مسعود اظہر نے دسمبر ۱۹۹۹ء میں قائم کیا تھا۔ اسے پاکستان میں دیوبندی مدارس کی حمایت حاصل ہے۔

(۷)

لشکر طیبہ: یہ مریدکے میں مرکزی دعوۃ والارشاد کا فوجی بازو ہے۔ اس کے چیف پروفیسر حافظ سعید ہیں۔ کارگل کی لڑائی میں یہ گروپ زیادہ مشہور ہوا۔

(۸)

البرق مجاہدین: یہ کشمیری تنظیم ۱۹۹۰ء میں قائم کی گئی تھی اور اس کے چیف بلال راہی ہیں۔ اس میں کشمیر کے دیہاتی علاقوں کے رضاکار شامل ہیں۔

(۹)

جمعیت المجاہدین: یہ چھوٹا سا پاکستان نواز دیوبندی گروپ مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبدالبارحا نے ۱۹۹۰ء میں قائم کیا۔

(۱۰)

حزب المومنین: یہ شیعہ گروپ ایران کے تربیت یافتہ شجاع عباس نے ۱۹۹۱ء میں بڈگام میں قائم کیا تھا۔

(۱۱)

الفتح فورس: پاکستان نواز گروپ ۱۹۹۴ء میں اعجاز الرحمٰن نے قائم کیا۔

(۱۲)

الامار مجاہدین: ۱۹۸۹ء میں قائم کیا گیا۔ یہ مولانا عمر فاروق کی عوامی ایکشن کمیٹی کا لڑاکا ونگ ہے۔

(۱۳)

حزب اللہ: ۱۹۹۰ء میں سرینگر میں قائم کیا گیا۔ چیف مشتاق الاسلام ہے۔ یہ جموں و کشمیر مسلم لیگ کا لڑاکا ونگ ہے۔

(۱۴)

تحریک المجاہدین: ۱۹۹۰ء میں قائم کی گئی ۔ اہلحدیث لوگ ہیں اور پاکستان کے ساجد میر سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس کا چیف عبداللہ غزالی جو اہل حدیث کو بھرتی کرتے ہیں۔

(۱۵)

جموں اینڈ کشمیر لبریشن فرنٹ: جے کے ایل ایف (JKLF) مقبوضہ کشمیر میں مسلح جدوجہد کی بانی تنظیم ہے۔ اس تنظیم نے بھارت کے خلاف ۳۱/جولائی ۱۹۸۸ء کو اعلان جنگ کردیا تھا۔ اسے ۱۹۷۸ء میں امان اللہ خان نے قائم کیا تھا۔ یاسین خان کے درمیان شدید اختلافات کے باعث اس گروپ کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ اب یہ سرگرم نہیں ہے۔

(۱۶)

الجہاد: یہ ۱۹۹۵ء میں قائم ہوا اور اس کا سربراہ ایم اسلم دانی ہے اور اس کا چیف کمانڈر محمد نذیر ہے۔

(۱۷)

اسلامک فرنٹ: یہ ۱۹۹۴ء میں قائم ہوا۔ پہلے اس کا نام اخوان المسلمین تھا بعد میں اس کا ایک حصہ کوکا بارے کی سربراہی میں بھارت سے مل کر مسلمان مجاہدین کے خلاف لڑنے لگا۔ اس کا سربراہ بلال احمد بیگ ہے۔

(اخبار "دن" لاہور۔ ۹/اگست ۲۰۰۰ء)

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ٦

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں ۔(مدیر)

☆...... لائبیریا میں ایک احمدی مسٹر ماساکوئے صاحب کا دل بڑھ گیا اور پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا۔ ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے تو اس نے کہا فی خوراک ٦٠٠ امریکن ڈالر خرچ آئے گا۔ وہ گھبرائے ہوئے امیر صاحب کے پاس مدد کے لئے آئے اور حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ انہیں حضور انور ایدہ اللہ کا نسخہ بنا کر دیا۔ الحمدللہ اب بالکل ٹھیک ہیں اور باقاعدہ مسجد میں جمعہ پڑھنے آتے ہیں۔

☆...... گھانا کماسی سے مکرمہ ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:۔

ایک خاتون کے ہاں دس سال سے بچہ نہیں ہوا تھا اس کو درج ذیل نسخہ دیا گیا: "Sepia CM, Pulsatilla 200, Calc Carb 30"۔ اب بفضل تعالیٰ خاتون امید سے ہیں۔

☆...... انڈونیشیا: "علاقہ Surabaya میں ہمارے ہومیو پیتھی شعبہ کے ایک سیکرٹری Mr. Wawang Ahdiyat کی اہلیہ احمدی نہیں تھیں اور وہ انڈونیشیا کے بہت بڑے گروپ Nahadatul Ulama سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی شوگر کی مرض کسی بھی علاج سے قابو میں نہیں آئی تو ایک روز ان کے خاوند نے ان سے ہومیو پیتھک دوائی لینے کو کہا۔ دو ہفتہ کے بعد انہوں نے لیبارٹری سے چیک کروایا تو ان کی شوگر بالکل نارمل تھی۔ اس طرح ان کی دلچسپی جماعت کے عقائد کی طرف ہوئی۔ یہاں تک کہ روزمرہ کے مریضوں کو غیر معمولی حالات میں صحت یاب ہوتا دیکھتیں۔

ایک روز ایک بوڑھی عورت کو گاؤٹ کی بیماری سے شفا ہوئی تو اس نے اپنی خواب Mr.Wawang کو سنائی کہ اس نے آج خواب میں دو بزرگ دیکھے ہیں جن کی شکل ان دو تصاویر جیسی ہے (جو کہ مسٹر واوانگ کے گھر لگی ہوئی تھیں۔ ایک حضرت مسیح موعودؑ کی اور دوسری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تھی)۔ یہ خواب سن کر مسز واوانگ کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔